عنوان	سارنگے
لکھاری	مریم راجپوت
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، "آن لائن ویب چینل" اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

سارنگے

مریم راجپوت کے قلم سے

این ایچ این اور اوڈبلیو سی پبلیشرز

سر آپکی میٹنگ ہے دس منٹ بعد۔۔ مینیجر کے بتانے پر وہ جو فایل ریڈ کر رہا تھا مڑا تھا ۔۔واٹ؟اور تم مجھے ابھی بتا رہے ہو؟ جب دس منٹ رہ گیے؟ وہ غصے سے دھاڑہ تو مینیجر ڈر سے کانپنے لگا تھا۔۔وہ۔۔ سر سوری۔۔ مینیجر لڑکھراتے لہجے میں بولا تو۔۔یلدز کاظمی مسکرایا تھا پراسرار مسکراہٹ سے۔۔ تم آج سارا دن باہر کھڑے رہو گے بغیر کسی جیکٹ کے۔۔!! وہ بولا تو لہجہ سرد تھا۔۔ جبکہ مینجر کانپ گیا تھا کیونکہ باہر تو آج برفباری پڑ رہی تھی۔۔ سر۔۔ پلیز سوری۔۔وہ بولا تو یلدز بغیر کچھ نے آگے بڑھ گیا تھا اسے میٹینگ کے لیے دیر ہو رہی تھی۔۔

*

گرینی! پلیز مجھے آج کینڈی پاپ دے دے نا۔۔۔وہ منہ بناتے بولی تو انہوں نے نا میں سر ہلایا تھا۔۔ میرا بچہ۔۔ تن نے کل دو کھایے تھے ایک ساتھ اس لیے آج تمھیں نھیں ملے گا۔۔ جبکہ وہ منہ بناتے اپنے کمرے میں جا گھسی تھی۔۔اور دروازہ لاک کر گیی تھی ۔۔ گرینی نے تاسف سے اسکے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا تھا۔۔ وہ دروازہ لاک کرتی اب اپنے بیڈ کے نیچے گھسی اور جب باہر نکلی تو اسکے ہاتھ میں کینڈی پاپ تھا۔۔اور آنکھوں میں بے پناہ خوشی تھی اور پھر وہ اسے کھانے لگی۔۔یہ ہے محرم یوسف! ایک

معصوم سی نادان سی لڑکی جسنے باہر کی دنیا نہ دیکھی تھی۔وہ اپنی گرینی کے ساتھ پیرس کے ایک چھوٹے سے شہر میں ایک چھوٹے سے گھر میں رہتی تھی ماما بابا کے بعد گرینی نے اسے سمبھالا تھا وہ ایک ریٹایرڈ ٹیچر تھیں وہ اسکا واحد سہارا اور رشتہ تھیں اس دنیا میں وہ آج تک کبھی اپنے فلیٹ سے باہر نہ نکلی تھی اور نہ ہی گرینی نے اسے نکلنے دیا تھا وہ اسے ہد گھر میں پڑھاتیں تھیں باہر کی دنیا محرم کے لیے اجنبی تھی بلکل۔۔۔

یلدز کاظمی تھا وہ پیرس کا شہزادہ۔۔ بزنس کی دنیا پہ راج کرنے والا ایک اٹھاییس سالہ لڑکا وہ اتنا ہینڈسم تھا کہ لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکے بھی اسک ایک بار مڑ کر ضرور دیکھتے تھے وہ بلکل اکیلا رہتا تھا اپنے گھر میں اسکے ماما بابا کی ایک حادثے میں موت ہوگی تھی اسکے بعد وہ بچپن سے ہی اکیلا رہا تھا پیرس میں ہی وہ پڑھا تھا اسکے ماما بابا اسکے لیے بہت کچھ چھوڑ گیے تھے کیونکہ وہ خاندانی ریس تھے مگر یلدز کاظمی اپنے بلبوتے پر نام کمانے کا قایل تھا اسنے اتنی محنت کی تھی کہ اب وہ بزنس کی دنیا کا بادشاہ مانا جاتا تھا

*

گرینی اسے بتا کر گی تھیں کہ وہ ایک کام سے جا رہی ہیں سو دیر سے آیں گی۔۔اور محرم کی تو لاٹری نکل آیی تھی اسنے مزے سے پاستہ بنایا اور پھر اپنے فیوریٹ باربی کارٹونز لگا کر دیکھنے لگی تھی ساتھ ساتھ کین بھی پی رہی تھی جب کافی دیر بعد کھانا حتم ہو گیا وہ اٹھی اور پھر فریج سے پھل نکال لایی تھی جب وہ بہت حوش یا بہت زیادہ اداس ہوتی وہ زیادہ کھانا کھاتی تھا اب جب کہ وہ بہت حوش تھی وہ مسلسل کچھ نہ کچھ کھا پی رہی تھی اور انجوایے کر رہی تھی گرینی نے اسے گھر کے سارے کام سکھایے تھے اور وہ جب گھر نہ ہوتیں وہ ایسے ہی آرام سے کھانا بنا کر انجوایے کرتی تھی۔۔اب منظر یہ تھا کہ وہ سنگل صوفے پر بھیٹھی تھی۔ہاتھ میں پاپ کارن تھے اور منہ مسلسل چل رہا تھا بال کیچر میں آدھے بندھے ہویے تھے وہ اتنی پیاری اور دنیا کی چالاکیوں سے نابلد تھی کہ گرینی کو ڈر لگتا تھا وہ کیسے آگے زندگی میں سب فیس کرے گی

*

وہ اپنے سامنے اس بڑی سی عمارت کو دیکھ رہیں تھیں آج ان کی محنت رنگ لایی اور وہ انھیں اتنی مشکل سے آحر کار تین سال کی تلاش کے بعد ملا تھا وہ اندر داحل ہو گی تھیں

مجھے یلدز کاظمی سے ملنا ہے وہ وہاں کھڑی ایک لڑکی کو بولیں تو وہ حیران ہوئی تھی۔۔ میم سر اپائینمنٹ کے علاوہ کسی سے نہیں ملتے وہ بولی تھی جبکہ گرینی نے اسے دیکھا تھا اور پھر بولیں تھیں ان سے جاکر کہو کہ لیزا کارل آئی ہے! اسے سمجھ آجائے گی۔۔ انکے بولنے پر لڑکی نے کال کی تھی اسے جو پہلی بیل پر اٹھالی گئی تھی۔۔ سر وہ کوئی لیزا کارل آپ سے ملنے آئی ہیں!! اسکے بولنے پر وہ سوچ میں پڑا تھا یہ نام اسنے سنا تھا پہلے مگر اسے یاد نہ آیا کچھ خاص مگر اجازت دے دی تھی توقع کے برخلاف۔۔ جبکہ وہ لڑکی حیران ہوئی تھی کہ سر مان کیسے گئے تھے اور پھر گرینی کو اسنے اندر بھیج دیا۔۔ *

وہ اندر داخل ہوئیں تو وہ جو فائل پڑھ رہا تھا انھیں دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا تھا گرینی آپ یہاں؟ اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا انھیں دیکھ کر وہ اسکی ٹیچر تھیں۔۔ انکی نیبر بھی تھیں جبکہ وہ مسکرائیں تھیں۔۔ یلدز کاظمی سے ملنے کے لیے میں نے بہت انتظار کیا ہے اور آج تم مل گئے ہو اتنی محنت سے۔۔ تین سال بعد وہ بولیں تو وہ حیران ہوا تھا آپ نی تین سال مجھے تلاش کیا؟ ہاں۔۔ لیکن کیا وجہ زیادہ خاص ہے؟ اسکے بولنے پر وہ مسکرائیں تھیں ۔۔ تمھارے حوالے ایک تمھاری امانت کرنی ہے۔۔ وہ بولی تھں ۔۔۔ میری امانت کیا؟ وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔ محرم یوسف! وہ یک لفظی جواب دے گیئں تھیں۔۔ تو کیا محرم

یوسف زندہ تھی؟ وہ زندہ ہے؟ اسنے پوچھا تو وہ مسکرایی تھیں۔۔ ہاں اب اسے اتنا لو میرے پاس وقت کم ہے۔۔۔ وہ بولیں تو وہ حیران ہوا تھا۔۔۔ کیا ہوا آپکو؟ اسکے پوچھنے پر وہ مسکرایی تھیں میری زندگی کے دن پورے ہو گیے ہیں کچھ وقت پھر میری روح پرو بز کر جایے گی۔۔ انکے بولنے پر اسے کچھ ہوا تھا۔۔ آآپ ایسے نہ کہیں ہم علاج کروایں گے ۔۔ آپ سہی ہو جاییں گی وہ بولا تھا مگر وہ نفی میں سر ہلا گی تھیں اسے آکر لے جایو مجھے پھر واپس چلے جانا ہے اپنے وطن اب سے اسکے سب کچھ تم ہو کل آنا اور نکاح کر لینا۔۔ اب سے اسے تم سمبھالو۔۔۔ ماہر کاظمی نے جو وعدہ کیا تھا اسکی ماں سے اسے نبھایو۔۔ اور پھر انہوں نے اسکے ٹیبل پر ایک کارڈ رکھا تھا کل شام کو آجانا اور پھر وہ اٹھ کر چلی گیں تھی ۔۔ پیچھے وہ کسی گہری سوچ میں پڑ گیا تھا*

وہ اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کر چکا تھا۔۔ اس سب کے لیے کیونکہ وہ وعدہ جو ماہر کاظمی اسکے بابا نے کیا تھا اسے وہ نبھانا تھا

*

وہ گھر پہنچیں تو گھر کی حالت دیکھنے لایق تھی ہر سامان بکھرا پڑا تھا کشن زمین پر کھانا ٹیبل پر پڑا تھا کین کے ڈبے بھی نیچے گرے ہویے تھے اور محرم سنگل صوفے پر بے ترتیبی سے سوئی ہوئی تھی وہ آگے بڑھیں اور اسے اٹھایا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تھی اسکے سر پر ڈھول بھی بجایو تو بھی وہ نہ اٹھتی تھی جب تک نیند نہ پوری ہوتی تھی وہ آگے بڑھیں اور سارا سامان سمیٹا تھا پھر وہ ایک جگہ بھیٹھ گیی تھیں محرم کی جانب دیکھا تو وہ اب بھی ویسے ہی سو رہی تھی پھر وہ اسکے پاس جا کر بھیٹھ گیی تھیں انہوں نے اسے پالا تھا اور کل اسنے چلے جانا تھا ایک آنسو انکی آنکھ سے نکل کر بہ گیا انکی مجبوری نہ ہوتی تو وہ کبھی اسے اتنی جلدی اس رشتے میں باندھنے کا فیصلہ نہ کرتیں

*

وہ آج روز کی طرح جلدی جاگا تھا اور پھر واک کے بعد آ کر اسنے جم کیا اور اب وہ شاور لے کر تیار ہو گیا تھا اسنے سوچ لیا تھا آج وہ محرم یوسف کو اپنے نام کرے گا وہ لڑکی جسکا اسنے بس نام سنا تھا اسکے بارے میں اسکی ماما کہتیں تھیں کہ وہ ایک فیری ہے

اسنے سارک کو کال کی جو کہ پہلی بیل پر اٹھالی گئی تھی ہیلو۔۔ جلدی سے قاضی اور گواہوں کو لے کر میرے گھر پہنچو۔۔ وہ سارک کو بولا تھا جبکہ سننے والے کو جھٹکا لگا تھا ۔۔ کیوں کیا کروانا ہے تجھے؟ وہ پوچھ رہا تھا۔۔ تجھ سے نکاح پڑھوانا ہے مجھے! وہ بھڑک کر بولا جبکہ سارک دانتوں تلے لب دبا گیا تھا۔ دیکھا مجھے پہلے ہی پتا تھا تیری نیت مجھ پر حراب ہے۔۔ وہ بولا تھا جبکہ یلدز نے فون کو گھورا تھا جیسے سارک کو گھور رہا ہو۔۔ تم آرہے ہو یا میں ہی زحمت کروں اور پھر تمھارا جنازہ پڑھا کر ہی جاییں؟ وہ بولا تو سارک قہقہ لگاتے فون بند کر گیا تھا۔۔ اور اسے مزید تپا گیا تھا۔۔

*

گرینی تو کیا آج میں آپ سے دور ہو جایوں گی؟ وہ بولی تھی۔۔ نہ میرا بچہ جب تم چاہو مجھے کال کر لینا وہ اسے پیار سے دیکھتے بولیں تھیں۔۔ جبکہ وہ بس اب بھی آنکو بہا رہی تھی گرینی نے اسے کہا تھا اب سے تم اپنے ہزبنڈ کے ساتھ رہو گی اور وہ ہی تمھارا حیال رکھے گا ۔۔ تم نے اسکی ہر بار ماننی ہے۔۔ جبکہ وہ تب سے رو رہی تھی گرینی کو چھوڑ کر نہیں جانا مگر اسے پچکارتے وہ چپ کروا گیں تھیں۔۔

*

وہ اسکے گھر پہنچا تو اسکے ہاتھ میں ایک بڑی سی ٹوکری تھی جبکہ ساتھ کچھ لوگ تھے اور قازی صاحب تھے۔۔ہاں تو چلیں شروع کریں قازی صاحب وہ صوفے پر بھیٹھتا بے شرمی سے ڈولا تھا منہ اسکا مسلسل چل رہا تھا کیونکہ۔وہ اپنے ہاتھ میں موجود ٹوکری سے چھوارے کھا رہا تھا جانتا تھا کہ یلدز کاظمی تو ایسی کویی مہربانی کرے گا نہیں۔۔ نکاح کیا تجھ سے کروں؟یلدز اسکی بات سن کر بولا تھا۔۔جبکہ سارک نے حیرت سے اسے دیکھا تھا تو کیا یہ سب دھوکا تھا؟تم نے مجھے بھلایا اپنے گھر میرا استعمال کرنے کے لیے؟وہ اسکو دیکھتا ڈراماٹک انداز میں بولا تھا جبکہ یلدز کا پارا اب سہی میں ہایی ہوا تھا۔۔تم ذلیل انسان شکا ہے تمھاری میں تجھ سے کروں وہ اٹھتا ہوا اسکی جانب بڑھا تھا جکہ سارک اب صوفی کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا۔۔ایک طعف سارک ایک طرف یلدز۔۔تو کیا اگر میری شکل اچھی ہوتی تم مجھ سے کر لیتے؟وہ اب بھی باز نہ آیا تھا جبکہ یلدز نے ٹیبل سے شو پیس اٹھا کر اسکو مارا تھا مگر وہ کیچ کر گیا تھا۔۔ہیڈ شارٹ بڈی۔۔سارک دل جلانے والے انداز میں بولا تھا ۔۔جبکہ یلدز کاظمی کا دل کیا اپنا یا اسکا سر دیوار میں مار دے۔۔۔ مگر پھر وہ ضبط قر گیا ابھی اسنے نکاح. کرنا تھا پھر وہ سارک وہ ایک بار ٹھوکے کا۔۔اور پھر وہ باہر کی جانب چل دیا تھا جبکہ سارک بھی باہر نکلا تھا اور اپنی گاڑی میں قازی اور گواہوں کو لے کر اسکی گاڑی کے

پیچھے گاڑی دھوڑایي تھی وہ تیزی سے ڈرایو کرر رہا تھا جب اسکے دماغ میں ایک حیال آیا تھا اور

پھر اسنے ایک نمبر پر میسج سینڈ کیا اور پھر کمینگی سے مسکرایا تھا۔۔اب اسک گاڑی یلدز کی

گاڑی کے بلکل ساتھ ساتھ تھی تقریباً چالیس منٹ بعد انکی گاڑی ایک علاقے میں داحل

ہویي تھی پھر یلدز کار ایک جانب کھڑی کرتا اترا تھا اسکے پیچھے ہی ساعک اوع باقی لوگ

اترے تھے پھر یلدز کچھ سامان گاڑی سے نکالنے کے لیے مڑا تھا جب ایک جھٹکے سے مڑا

تھا کیونکہ اسکے پاس ڈھول والے کھڑے تھے اور ڈھول کو زور زور سے بجا رہے تھے اسنے

سارک کی جانب۔ دیکھا جو کہ بھنگڑا ڈال رہا تھا اور باقی لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملا رہا تھا

جبکہ وہاں رہنے والے کیي لوک شور کی آواز سن کر باہر نکل آیے تھے وہ سب پاکستانی تھے

اور بھر سارک کی مہربانی نے اتنا بھنگڑا ڈلا کہ آحر کار جب وہ سب تھک کرر کے اور سارک

نے یلدز کی جانب دیکھا تھا جو کہ اپنی گن میں گولیاں چیک کرر ہا تھا اسکا مقصد سمجھتے

سارک کی ساری ہوا نکلی اور وہ بھاگ کر اس بلدنک میں داحل ہوا تھا جانتا تھا اب اپنا بچنا

ناممکن ہے جبکہ محرم جو شور سن کر کھڑکی سے دیکھ رہی تھی اسے ڈھول کا بجنا اور ان

لوگوں کا ڈانس کرنا پسند آیا تھا مکر بھر جب گرینے نے دیکھا تو وہ پہچان گیی تھیں وہ وہی

لوگ تھے۔۔بیٹا تمھارا دلہا آگیا ہے وہ بولیں تو محرم خیران ہویي تھی واٹ گرینی وہ کون

سے والا ہی؟اسکے پوچھنے پر انہوں نے یلدز کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔واہ گرینی وہ تو کوئی ہیر و لگتا ہے بلکل ٹائیگر وہ کتنا پیارا ہے اور کیوٹ بھی ہے جبکہ گرینی اسکے اس تبصرے پر مسکرادیں تھی پھر وہ لوگ کافی دیر انھیں دیکھتی رہیں تھیں جب گرینی وہاں سے ہٹ کر کچن کی جانب چل دی تھیں. وہ اب بھی یلدز کو دیکھ رہی تھی۔۔جب اچانک یلدز کی نگاہیں سامنے کی جانب اٹھی تھیں اسنے دیکھا تھا ایک لڑکی اسے کھڑکی سے دیکھ رہی تھی اسنے اس لڑکی کو دیکھا تو ساکت رہ گیا وہ ان آنکھوں میں کتنی معصومیت تھی وہ اسے اپنی جانب دیکھتا دیکھ کر یک دم سرخ ہوئی اور جلدی سے کھڑکی کے پیچھے چھپ گئی تھی جبکہ یلدز کاظمی کا دل لے گئی تھی وہ لڑکی وہ اب بھی ساکت سا وہاں دیکھ رہا تھا پلوں میں اسکا سینا حالی ہو گیا تھا وہ لڑکی اسکا دل لے گئی تھی وہ یلدز کاظمی جو وہ یہاں آنے سے پہلے تھا وہ وہ نہ رہا تھا اب بس ایک جھلک ہی دیکھی تھی اس لڑکی کی اسنے اور وہ دیوانہ ہو گیا تھا اسنے زور سے آنکھیں بند کیں تو اسے پھر سے وہ نگاہیں یاد آگئی تھیں۔۔وہ بے احتیار مسکرایا تھا اور وہ نا جانے کتنے عرصے بعد مسکرایا تھا مگر پھر وہ چونکا تھا اسنے مڑ کر دیکھا تو گرینی قاضی صاحب اسے دیکھ رہے تھے بیٹا۔۔چلو چلیں۔۔نکاح کو دیر ہو رہی ہے وہ انکے ساتھ چل دیا مگر لبوں پر انجانی سی مسکراہٹ تھی وہ بھی نہ جانتب تھا کہ وہ مسکرا رہا ہے

محرم یوسف کی ایک جھلک پر وہ پتھر دل یوں پگلا تھااور وہ مسکرا رہا تھا اگر وہ اسکی ہو جاتی تو

ناجانے کیا ہوتا۔۔

وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو گرینی دروازے پر کھڑیں تھی اور یلدز کا ظمی کو جھٹکا لگا تھا یہ

وہی فلیٹ تھا جہاں سے وہ لڑکی اسے دیکھ رہی تھی تو کیا وہ لڑکی یہاں رہتی تھی؟ مگر اسے

تو لگا کہ وہاں بس گرینی اور محرم ہی رہتے ہیں وہ سب جا کر صوفوں پر بھیٹھے تھے تھوڑی

دیر بعد دروازہ بجا تھا جب گرینی نے آگے بڑھتے کھولا تو وہاں سارک کھڑا تھا جبکہ اسکا

منہ سوجا ہوا تھا

بازو پھٹا ہوا تھا ہونٹ سوجا ہوا تھا اور ماتھے پر چوٹ تھی اور شکل اسکی دیکھنے

والی تھی جبکہ سارک کی یہ حالت دیکھ کر دکھ کم اور ہنسی زیادہ آرہی تھی وہاں بھیٹھے

لوگوں کو یلدز جلدی سے آگے بڑھا اور اسے اندر لایا تھا جبکہ وہ چل بھی لنگڑا کے رہا تھا

۔۔کیا ہوا تجھے؟ وہ اس کے پوچھنے پر بےچارگی سے اس کی جانب دیکھنے لگا تھا وہ یار غلطی

سے ایک لڑکی سے ٹکر ہو گی میرے منہ سے نکل گیا سوری بے بی اور پھر اسنے میری یہ

خالت کر کے کہا آئی ایم ناٹ بے بی اور چلی گی۔۔جبکے یار وہ بہت ہی نازک سی اور

حوبصورت سی لڑکی تھی۔۔یلدز کو پہلی توافسوس ہوا مگر اسکی آحری بات سنتے اسنے سارک کو گھورا تھا یہی ہونا چاہیے تیرے ساتھ زلیل اوراور پھر اسکی مرہم پٹی کی تھی اسنے۔۔۔

اس سے فارغ ہوا تو گرینی بولیں اب نکاح کرلیں؟ تو وہ سرہاں میں ہلا گیا تھا اسکے دل کو کچھ ہوا تھا ابھی کچھ پل ہی ہوے تھے اسنے اپنے پتھر دل کو پہلی باریوں دھڑکتا محسوس کیا تھا اگر وہ لڑکی محرم یوسف سے نکاح کے بعد بھی اسکے دل میں رہی تو؟ وہ سوچ رہا تھا مگر پھر وہ اپنی سوچ جھٹک گیا شاید وہ سب اسکا وہم تھا مگر اندر کہیں وہ آنکھیں اسے اب بھی محسوس ہو رہیں تھں وہ انکا اسے دیکھ کر فوراغایب ہونا اسکا دل لے گیا تھا مگر جب گرینی محرم کو سرپر ڈوبٹا دے کر باہر لاییں اور نکاح شروع کیا گیا تھا اسکے قبول ہے بولنے پر سامنے بھیٹھی محرم کا دل زور سے دھڑکا تھا واہ ٹایگر کی آواز بھی بہت پیاری ہے وہ دل میں سوچ رہی تھی پر یلدز کے ساین لیے گیے تھے اسنے نکاح نامے پر ساین کر دیے اور جب اسنے ساین کر کے نگاہیں اٹھاییں تو پتھر کا ہو گیا تھا کیونکہ وہ وہی تھی وہ جو کھڑکی سے جھانک رہی تھی اور اسے دیکھ کر چھپ گیی تھی تو کیا وہ اسکے نصیب میں پہلے سے لکھ دی

گیی تھی اسے اسی کا ہونا تھا وہ ازل سے اسکے نام تھی بے اختیار یلدز کاظمی اپنے رب کی اس نوازش پر شکر گزار ہوا تھا کیسے کچھ دیر وہ لڑکی اسکے دل میں آیی اور اب اسکی زندگی میں آگیی تھی۔۔ پھر محرم سے پوچھنے پر وہ بھی گرینی کے کہنے پر قبول ہے تین بار بول گیی پھر اسوے سایین کیے اور وہ محرم یوسف سے محرم یلدز کاظمی بن گیی تھی یلدز کاظمی کی زوجہ۔۔۔ پھر دعا ہویی اور سب ایک دوسرے کو مبارک دینے لگے تھے جبکہ سارک کی

محرم کو اور یلدز کو ساتھ بٹھا کر تصویریں بھی بنایيں تھیں سارک نے اور پھر یلدز نے ضبردستی اسے ساتھ بٹھاتے اسکی بھی پکس بنایيں تھیں شکل اب بھی ویسی ہی بنی ہویی تھی بھلا وہ اپنے دوست کے نکاح پر کیسی حالت میں تھا وہ اپنے بچوں کو کیا منہ دیکھایے گا اسے اسی بات کا افسوس تھا۔۔ محرم اٹھ کر اندر چلی گیی تھی اور رونے کا شگل کر رہی تھی۔۔اوکے چلیں اب ہم جاتے ہیں یلدز بولا تو گرینی سر ہلا گیی تھیں جبکہ وہ سارک کو باقی لوگوں کو لے کر جانے کا کہتا کھڑا ہوا ابھی وہ مڑتا کہ سارک بولا تھا میں ایسے نھیں جایوں گا!! وہ منہ بنا کر بولا یلدز مڑا اور اسے دیکھا۔۔ تو کیا کرین بھلوایوں؟ جو تمھیں یہاں سے اٹھا کر تمھارے گھر پھینک کر آیے؟ وہ اسے گھورتا بولا تھا جبکہ سارک منہ بنا گیا

تھا۔۔۔پھر وہ بھی چلا گیا سب کے جانے کے بعد اسنے گرینی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہیں تھیں۔۔۔محرم کہاں ہے ؟ اب ہم جایں ؟ وہ رو رہی تھی اور اب سو گئی ہے اسکے پوچھنے پر وہ بولیں تو اسے برا لگا تھا کیا وہ حوش نہیں ؟ اسنے کسی حوف کے زیر اثر پوچھا تو گرینی مسکرا ایں وہ مجھ سے دور نہیں جانا چاہتی۔۔۔تو یلدز مسکرایا تھا۔۔۔آپ فکر نہ کریں محرم یوسف آج سے میرے لیے میرا سب کچھ ہے میں اسے ٹوٹ کر چاہوں گا کہ وہ ہد پر ناز کرے گی محرم یوسف آج سے یلدز کاظمی کے دل پر راج کرے گی۔۔۔آحری جملے اسنے دل میں کہے تھی۔۔۔پھر وہ گرینی کے پیچھے روم میں گیا تھا جہاں وہ سو رہی تھی اسکے گالوں پر آنسو کے نشان اب بھی تھی پلکیں بھیگی ہوئی تھیں یلدز کو اس پر ٹوٹ کر پکار آیا تھا وہ کتنی معصوم تھی پھر وہ جھکا اور اسے اپنے بازو میں اٹھا گیا تھا گرینی نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور پھر وہ محرم کو لیے گھر سے نکل گیا تھا گاڑی کا لاک چابی سے اوپن کرتے اسنے محرم کو فرنٹ سیٹ پر بھیٹھایا اور ہد دوسری جانب آتے گاڑی سٹارٹ کرتا آگے بڑھا گیا تھا

وہ سامنے دیکھتا ڈرایو کر رہا تھا مگر اسکا دیہاں سارا ساتھ سوئے وجود پر تھا اسپر بے حد اسے پیار آرہا تھا وہ اسے حد میں چھپا لینا چاہتا تھا اور پھر جب اسکی گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئی تو وہ جلدی سے گاڑی سے اترتے اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے ہی اندر کی جانب بڑھا تھا

وہ اسے اٹھائے اپنے کمرے میں آکا تھا اور پھر جھکتے آرام سے اس نازک وجود کو بیڈ پر لٹا گیا تھا اور پھر وہ بھی اسکے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹتے وہ کہنی پر چہرہ ٹکائے اسے دیکھ رہا تھا

وہ بہت گہری نیند میں تھی یلدز کاظمی کی کیفیت ناقابل بیان تھی وہ لڑکی جس سے اسے پہلی نظر میں عشق ہوا تھا وہ لڑکی اس وقت اسکے بلکل سامنے تھے اسکی بیوی کے روپ میں وہ محرم یوسف تھی یلدز کاظمی کا جنون اسکے مسکرانے کی وجہ وہ اسے مسلسل دیکھ رہا تھا جبکہ ضبط کرنا اب نہایت مشکل امر تھا بھلا محبوب پہلو میں ہو اور حق بھی ہو اس پر تو کون نہیں بہکے گا اوپر سے اسکی مسحور کن خوشبو وہ یلدز کاظمی کو دیوانہ کر رہی تھی کہ وہ اسے ہد میں سمیٹ لے اور پھر وہ یک دم اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا نرمی سے اسکے لبوں کو چومتے وہ

اب اسکی گردن چوم رہا تھا کہیں وہ جاگ نہ جایے مگر وہ نیند کی کافی پکی نکلی تھیوہ اسکی شفاف گردن پہ جھکتے شدت سے وہاں اپنی شدت کے نشان چھوڑ گیا تھا پھر وہ واپس سیدھا ہوا اور اسکی گردن پر وہ نشان دیکھے اسکی سفید گردن پر وہ اسکی شدتوں کے نشان بہت واضع تھے اسکے لب مسکرایے تھے اور پھر وہ اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا اور کچھ دیر بعد وہ فریش ہوتے باہر نکلا تھا اب وہ ڈھیلے سے ڈراوزر میں تھا شرٹ کے بغیر اسکا کھسرتی وجود نمایاں وہ رہا تھا پھر وہ بیڈ پر محرم کے ساتھ لیٹتے اسکا سر اپنے سینے پر رکھتے اسے ہدمیں بھینچ گیا تھا کسی قیمتی متاع کی طرحا ور پھر نا جانے کتنے عرصے بعد وہ ایک پر سکون نیند سویا تھا

*

آپ بھلا ایسے کیسے مجھے کسی کے بھی پیچھے جاسوسی پر لگا سکتے ہیں بابا؟ وہ انکو دیکھتی حیرت سے بولی تو وہ مسکرایے تھے تمھیں اسکی ہر ڈیٹیل کا پتہ لگانے کا کہا ہے اُگر کر سکتی ہو تو کر کے دکھاو کہ تم میں اتنی قابلیت ہے وہ بولے تو انداز چیلنجنگ تھا وہ اسے اکسا رہے تھے کہ وہ ہامی بھرے اور پھر اسنے ان کو ایک آخری نظر دیکھا اور بولی تھی۔ آپکو لگتا ہے کہ میں نہیں کر سکتی تو بھولیں مت انٹیلیجنس میں ایک نام ہے میرا اور میں ثابت کر کر رہوں گی کہ وہ قتل آپکے اس ڈریگو نے کیا ہے وہ بولی. اور پھر باہر نکل گیی تھی اب سوال اسکی

قابلیت پر تھا کہ وہ اسے قاتل ثابت کر پاتی ہے یا نہیں اور پھع وہ شاطر سا مسکرایی تھی تم قاتل ہو نہ ہو میں یہ ثابت ضرور کروں گی کہ بدران کا قتل تم نے کیا ہے اور پھر وہ اپنے کمرے میں گھس گیی تھی بھلا اب پلننگ بھی کرنی تھی اسے اور پیکنگ بھی

*

سارک گھر میں داحل ہوا تو سب بچے اسے دیکھتے ہی اسکی جانب ڈھوڑے تھے بابا بابا کی گردان کرتے اور پھر وہ سب کو باری باری کس کرتے جاذر صوفے ذر بھیٹھا تھا ۔۔۔جبکہ اب اسکی حالت پر گور ذرنے پر پتا چلا کہ وہ زحمی ہے علی جلدی سے اسکے سامنے پانی کا گلاس کر گیا تھا۔۔ بابا پانی اور سارک اسکا گال چومتے پانی لے گیا تھا۔۔آذ کو کیا ہوا پاپا ؟سب سے پہلا سوال اینجل نے کیا تھا جبکہ وہ اسے اپنی گود میں بھیٹھاتے بولا۔۔ تم لوگوں کی ہونے والی مما نے جبکہ اب سب کی یک دم چیخ نکلی تھی۔۔ مما؟ کہاں ہے مما وہ سب اس سے پوچھ رہے تھے جب ایک سراپا اسکی آنکھوں میں لہرایا تھا۔۔وہ مسکرایا تھا ۔۔بچو کیا بتایؤں اسنے آنے سے صاف انکار کر دیا ہے ! ! وہ لہجے میں افسوس لیے بولا تو سب کے منہ سے اووو۔۔۔۔ایک ساتھ نکلا تھا۔۔ مگر کیوں ؟ وہ سب پھر بولے تھے کیونکہ وہ مجھ سے ناراض ہے وہ دکھی لہجے میں بولتا سب کو دکھی کر گیا۔۔یقیناآپ نے کچھ

کیا ہو گا ڈیڈ۔۔۔اب کہ بہرام بولا تھا جبکہ سارک نے اسے گھورا تھا۔۔۔تم مما کے چمچے کہی کے۔۔ بہرام سنتے مسکرایا تھا۔۔اچھا چھوڑو سب دعا کرو کہ وہ جلدی سے اس گھر میں آجایں وہ سب کو دیکھتا بولا تو سب مسکرایے اور آمین کہ گیے تھی۔۔اچھا چلو اب جب کر سب سو جایو۔۔۔اسکے بولنے پر وہ سب اپنے کمروں کی جانب بڑھ گیے تھے سارک صوفے کی پشت سے ٹیک لگایے آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔اب تمہارے اگلے قدم کا سارک کو بے صبری سے انتظار ہے۔۔جانمم اور پھر وہ اٹھ سر اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا

*

اسک آنکھ کھلی تو ہد پر کچھ وزن محسوس ہوا اسنے پوری آنکھیں کھولی اور کمرے کو دیکھا یہ اسکا کمرا نہ تھا پھر وہ کہاں تھی؟ وہ ابھی سوچ رہی تھی جب اسے کل کے سارے منظر یاد آیے تھے۔۔۔اللہ میں تو کل ٹائیگر کی دلہن بنی تھی وہ شوچ رہی تھی اسکے گال سرح ہو یے تھے۔۔وہ کتنا پیارا تھا۔۔وہ دل میں اسکو ہد کی جانب دیکھتا سوچ کر سرح ہوئی تھی لیکن میں تو اپنے گھر تھی گرینی نے کہا تھا کہ آج وہ اپنے شوہر کے ساتھ چلی جایے گی تو کیا وہ

یہاں آگیی تھی؟ مگر ٹائیگر کہاں. ہے؟ وہ آب بھی اسے ہی سوچ رہی تھی جب اچانک اسے ہدپر وزن محسوس ہوا تھا۔۔۔

اسنے چہرا دایں جانب موڑا تو ساکت رہ گیی تھی وہ یلدز کاظمی ہی تھا جو اسے ہد میں بھینچے سو رہا تھا وہ سویا ہوا کتنا کیوٹ لگ رہا تھا محرم نے دل میں سوچا یہ مجھے اتنے پیار سے ہگ سر کے سویے ہیں اسکے گال شرم سے لال ہو یے تھے لگتا ہے انکو بلکل شرم نہیں آتی لڑکی وہ ایسے ہگ کی ہویی ہے وہ اسکے چہرے کو دیکھتے سوچ رہی تھی اسکے بال ماتھے پر بکھرے ہو یے تھے وہ اس وقت محرم کو بہت پیارا لگا تھا اسکا چہرا محرم سے بلکل انچ بھر کے فاصلے پر تھا محرم غور سے اسے دیکھ رہی تھی پر جلدی سے آگے ہوتے اسکے گال پر لب رکھ گیی تھی وہ اسے پیارا ہی اتنا لگ رہا تھا پھر وہ جلدی سے چہرا دونوں ہاتھوں میں چھپا گیی کچھ دیر بعد وہ اسکے بازو ہدپر سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی تھی اسے اب اٹھنا تھا وہاں سے مگر وہ تو شاید پتھر کا بنا تھا ہل بھی نہ رہا تھا۔۔۔افففف ٹائیگر اپنا بازو مجھ پر سے ہٹالو ورنہ میں تمھیں کھا جایوں گی وہ اسے ڈراتے ہو یے بولی تھی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا تھا وہ اسکی آنکھوں کو ہی دیکھ رہی تھی جب وہ اچانک کھلیں اور محرم کی سیٹی گم ہو گیی تھی۔۔۔وہ تو اس سے پہلے ہی

جاگ چکا تھا مگر اسے ہد میں بھینچے پڑا تھا جب وہ اٹھی تو وہ آنکھیں موند گیا تھا اور اسکی باتوں اور شرارتوں پر وہ اندر ہی اندر مسکرا رہا تھا مگر جب اسنے اسکی گال پر لب رکھے تو وہ جیسے جی اٹھا تھا دل کیا اسے چوم لے مگر پھر بھی لیٹا رہا تھا ویسے ہی

وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ آپ اٹھ گیے؟ اپنا بازو ہٹائیں مجھے اٹھنا ہے ادھر سے وہ اسے دیکھتے زرا ہچکچا کر بولی تھی مگر یلدز اسکو ہی دیکھ رہا تھا مسلسل اور پھر وہ جھکتے اسکے گال پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔ گڈ مارننگ اینجل جانم۔۔۔ وہ اسے دیکھ مسکراتے بولا تھا جبکہ محرم اسکے یوں کس کرنے پر لال ہوئی تھی اور اسکے چہرے پر اپنے قربت کے رنگ یلدز کاظمی کو دنیا کے سب سے حسین رنگ لگے تھے۔۔۔ اا۔۔ آپکو ۔۔ بب۔۔ بھی وہ اسکو دیکھے بغیر بولی تو وہ کھل کر مسکرایا تھا۔۔ نو جانم میری طرح وش کرو جبکہ اسکی اس فرمائش پر وہ نہ میں سر ہلا گئی تو وہ بولا تھا اوکے جانم اگر تمھیں میری بانہوں میں یوں ہی رہنا ہے تو ٹھیک ہے نہ کرو۔۔۔ جبکہ محرم نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا مگر پھر وہ چہرا جھکا گئی تھی آپ آیز بند کریں۔۔۔ وہ بولی تو یلدز کاظمی آنکھیں موند گیا تھا جبکہ اسک چکر میں وہ اسپر اپنی گرفت ہلکی کر گیا محرم اسکے گال پر جھکتے اپنے دانت گاڑ گئی تھی۔۔۔ اور پھر بغیر اسے سمجھنے سا موقع دیے وہ جلدی سے اسکا حصار توڑتے بیڈ سے

بھاگ گی تھی جبکہ وہ حیران رہ گیا تھا اسکے ساتھ ہوا کیا ہے مگر پھر محرم کی ہنسی کی آواز اور اسے دور صوفے کے پیچھے کھڑا دیکھ کر وہ سمجھ گیا اسکا پلین۔۔۔نہ میرا اینجل نہ اب تمھیں مجھ سے کون بچایے گا اور پھر وہ بھی بیڈ سے اٹھا تھا کہ وہ اب تک شرٹ لیس تھا مگر محرم نے غور نہ کیا تھا اور پھر وہ اسکے پیچھے بھاگا تھا جبکہ محرم کی کھلکھلاہٹیں پورے کمرے میں گھونج رہیں تھیں

پھر آخر کار وہ اسے پکڑنے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا جبکی محرم مسلسل ہنس رہی تھی اور اسکا ہی روپ یلدز کے لیے بلکل نیا تھا وہ بچوں کی طرح ہنستی یلدز کو مبہوت کر گی تھی وہ اسے یکٹک دیکھ رہا تھا اس وقت وہ اسکے بہت قریب تھی اتنی کہ یلدز کے چہرے پر اسکی سانسیں بڑ رہیں تھیں محرم نے اسے دیکھا اور پھر اسکے گلے لگ گی تھی یلدز کا ظمی یوں جیسے برف کا ہو گیا تھا وہ محرم کی ڈھرکنیں محسوس کر سکتا تھا۔۔۔تم کتنے پیارے ہو ٹایگر وہ اسے دیکھتے بولی تھی وہ ایک دم مسکرایا تھا ہاں کیونکہ میں اب اینجل جانا ساجو ہوں وہ اسکی گود میں بھیٹھی تھی اور وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا محرم ایک دم کھلکھلایی تھی ٹایگر تم بہت

زیادہ کیوٹ ہو دل کرتا ہے تمہیں کھا جایوں وہ اسکو دیکھتی حوشی سے آنکھیں مینچ گیی تھی جبکہ اسکا زور سے آنکھیں مینچنا یلدز کا دل دھڑکا گیا تھا

وہ جھکتے اسکے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر گیا تھا جبکہ محرم نے اسکی گردن پر زور سے ناخن مارے تھے اسکی آنکھیں پوری کھلی ہویی تھیں جبکہ یلدز اسکے اس ننے سے وار پر دل میں مسکرایا تھا پھر کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تھا جبکہ محرم سرخ چہرا دونوں ہاتھوں سے چھپا گیی تھی۔۔یلدز اسکی اس حرکت پر قہقہ لگا گیا تھا جبکہ محرم سرخ سی اٹھ کر واش روم میں بھاگ گیی تھی

*

وہ کل اسکی زندگی میں آیی تھی اور یلدز کاظمی کل سے کتنا حوش تھا وہ لڑکی اسکے جینے کی وجہ بن گیی تھی وہ لڑکی اسکے لیے کیا کچھ نہ تھی وہ کسی کے ساتھ یوں کھل کر شاید کتنے عرصے بعد جیا تھا وہ یلدز کاظمی جسے کویی حوف نہ تھا کویی ڈر نہ تھا وہ اب ڈر رہا تھا اسے ایک خوف تھا محرم کے چھن جانے کا خوف اور محبوب کے چھن جانے کا حوف دنیا کے بڑے خوف میں شمار ہوتا ہے وہ اب اسکی زندگی میں آیی تہی یلدز کاظمی کے جینے کی وجہ بن گیی تھی وہ ننی

سی جان مگراب وہ سوچ چکا تھا کہ وہ اسے ہد سے دور نہ ہونے دے گا اسے اللہ پر یقین تھا کہ وہ اسے کبھی محرم یوسف سے دور نہیں ہونے دے گا اسے تو یلدز کاظمی کی زندگی میں اللہ نے لکھا تھا وہ اسکا نصیب تھی وہ اسے ہی ملنی تھی وہ تو ازل سے اسکے نام تھی محرم یوسف کو یلدز کاظمی کے نصیب میں لکھا گیا تھا اور وہ اسے مل گیی تھی وہ زندگی جینے لگا تھا کل سے وہ پر سکون تھا اللہ نے اسکی ہمسفر میں اسکا سکون رکھا تھا

*

وہ واش روم سے فریش ہو کر نکلی تو یلدز کو سامنے بھیٹے دیکھ کر اسکی جانب آیی تھی ٹائیگر میں کپڑے کون سے پہنوں؟ میری کپڑے ہی نہیں لایی میں وہ ہونٹ باہر کرتی رونے والی ہوگیی یلدز کی اسپر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔نہ جانم رونا نہیں تمھارے سارے کپڑے ہیں یہاں آیو۔۔اور پھر وہ اسکا ہاتھ تھامتے اسے چینجنگ روم کی جانب لے گیا جہاں الماریاں سیٹ تھیں تمام دیواروں میں اسنے ایک سلایڈ کھسکایی اور وہ کھلتل چلی گیی وہاں اسکے ہر ڈریس کے ساتھ محرم کا ڈریس تھا کلر دونوں کے سیم تھے وہ سب سمپل فراکس تھیں اور یلدز کے شلوار کرتا تھے اگلی الماری میں فینسی تھے فنکشنز پر پہننے کے لیے اس سے اگلی میں فارمل تھے اور اس سے آگے والی میں نایٹ ڈریس تھے نایٹیز تھیں اور ہع طرح

کے بولڈ ڈریسسز تھے محرم یک دم سرخ ہوئی تھی یلدز نے بڑی فرست سے اسکا یوروپ دیکھا تھا پھر وہ اگلی سب الماریوں کو بھی کھولتا گیا تھا ایک میں ساری جیولری ایک میں سارے جوتے اور پھر ایک تھا جس میں حجاب تھے وہ پورا حجابز سے بھرا ہوا تھا محرم حیرت سے سب دیکھ رہی تھی کیا یہ سب اسکے لیے تھا؟ اسنے یلدز کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ اسکی آنکھوں کا سوال پڑھتا مسکرایا تھا۔۔یس مای گرل یہ سب تمھارا ہے پھر وہ پہلے والی الماری سے اسکے لیے اور اپنے لیے ڈریس نکال گیا تھا اسکے ساتھ پہلے ہی دوبٹہ تھا وہ ایک لانگ فراک تھی ڈیپ ریڈ کلر کی اوپر بلیک کام ہوا تھا یلدز نے اپنے لیے بلیک ڈراوزر شرٹ نکالی تھی وہ ویسے بھی آج گھر ہی تھا۔۔۔

وہ کپڑے پہن کر باہر آئی تو بہت نروس تھی اسنے پہلے کبھی اتنی لانگ فراک نہ پہنی تھی مگر وہ یلدز انکار نہ کر سکی تھی کیونکہ گرینی نے کہا تھا کہ محرم کو یلدز کی ساری باتیں ماننی ہوں گی اور محرم نے اسی پر عمل کیا وہ باہر آئی تو وہ کمرے میں نہ تھا محرم کمرے سے باہر نکل گئی تھی وہ سیڑھیاں اترتے نیچے آگئی تھی وہ گھر بہت بڑا تھا اسنے ایسے گھر کبھی نہیں دیکھے تھے وہ نیچے آئی تو اسے اوپن کچن میں یلدز دکھا تھا وہ ایپرن پہنے

کھڑا تھا شاید کچھ بنا رہا تھا وہ جلدی سے اسکے پیچھے چھپتی اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ گی تھی جبکہ یلدز اسے پہچان گیا تھا۔۔ میرا پانڈہ یہ تم ہو جبکہ محرم منہ بنا گی تھی میں پانڈہ نہیں ہوں میں محرم ہوں۔۔ جبکہ وہ پیچھے مڑتا اب اسکو بازو میں اٹھا کر شیلف پر بھیٹھا چکا تھا میرا پانڈو محرم ہے نہ وہ اسکا ماتھا چومتے بولا تو وہ کھلکھلاںی تھی۔۔ یسسس۔ اور آپ ٹائیگر ہیں جبکہ وہ مسکرایا تھا ہاں محرم کا ٹائیگر۔۔۔ وہ اسکے گال پر اپنی. بیرڑ کورب کرتا بولا تھا محرم نے اسکو دیکھا تو وہ اسکے سامنے اپنا گال کر گیا جبکہ محرم سمجھتی وہاں اپنے دانت گاڑ گی تھی جبکہ وہ اسے گھور کر رہ گیا تھا وہ پھر سے کھلکھلاںی تو یلدز کے دل میں گدگدی گی ہوںی تھی وہ کتنی معصوم تھی ایک دن میں وہ اسکے ساتھ گھل مل گی تھی جب وہ ہنستی تو اسے زندگی مسکراتی محسوس ہوتی تھی اسکا ہنسنا پھولوں کی ادا لگتا تھا یلدز کاظمی کو۔۔ اوکے ۔۔ میرا پانڈہ کیا کھاے گا؟ وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔ اممم وہ سوچنے کے انداز میں کال پر انگلی رکھ گی پر یک دم بولی تھی۔۔ چیز آملیٹ جبکہ یلدز مسکرایا تھا اسنے اسکے لیے وہی آملیٹ بنایا تھا پھر وہ مڑا اور اسنے سارا کھانا ٹیبل پر سیٹ کیا تھا پھر اسکو اپنے بازو میں اٹھاۓ ٹیبل کی جانب بڑھا تھا اسے چیر پر بھیٹھاتے وہ اسکے سامنے پلیٹ کرتا اسکو اپنے ہاتھوں

سے توڑ توڑ کر کھلانے لگا تھا۔۔ محرم بھی آرام سے کھا رہی تھی جب اسے احساس ہوا تھا کہ وہ نہیں کھا رہا بس اسے کھلا رہا ہے۔۔۔آپ نہیں کھایں گے ؟ وہ اس سے پوچھ رہی تھی جبکہ یلدز مسکرایا تھا ہاں اگر محرم اپنے ہاتھوں سے کھلا یے تو وہ وہ اسے دیکھتا بول رہا تھا اوکے وہ سر ہلا گیی تھی اسنے وہی فوک لیا جس سے وہ اسے کھلا رہا تھا اور پھر ایک پیس توڑتے فوک اسکے منہ کے قریب لے گیی تھی یلدز نے وہ ٹکڑا کھا لیا تھا وہ اسے اس وقت اتنی پیاری لگ رہی تھی دل چاہا اسے کھا جایے اور پھر وہ اسکے گال کو چوم گیا تھا جبکہ محرم سرخ ہویی تھی اسکی اس حرکت پر

وہ پولیس سٹیشن سے واپس آرہا تھا اسکی گاڑی کافی سنسان جگہ .پر چل رہی تھی جب اسے محسوس ہوا تھا کہ کویی سڑک پر بڑا ہوا ہے اسنے گاڑی جھٹکے سے روکی تھی اور جلدی سے گن نکالتا باہر نکلا تھا۔۔اے ے کون ہو تم ؟ وہ انگلش میں پوچھ رہا تھا جبکہ وہ جو کویی بھی تھا الٹا لیٹا ہوا تھا وہ آگے بڑھا تو یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ وہ کویی لڑکی ہے اسنے اسکو بازو سے پکڑ کر ہلایا تو وہ کرا ہی تھی سارک کو اپنی اگلیوں پر کچھ گیلا سا محسوس ہوا اسنے لایٹ کی جانب ہاتھ کیا تو دیکھ کر حیران عہ گیا تھا کہ وہ خون تھا۔۔وہ جلدی سے بے ہوش وجود کو سیدھا کر

گیا تھا مگر پھر وہ چونکا تھا وہ خوشبو جانی پہچانی تھی اسنے جھٹکے سے اس لڑکی کے چہرے سے بال ہٹایے تو حیران رہ گیا وہ وہی تھی جسنے اس دن اسکی دھلایی کی تھی سارک کی وہ اسے یوں ہی بانھوں میں بھرے گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا پھر واپس آتے اسنے بیگ بھی اٹھایا تھا جو وہاں پڑا تھا۔۔ پھر وہ اسے ہسپتال لے کر جانے کے بجایے اپنے گھر لایا تھا وہ اسے یوں ہی اٹھایے اندر بڑھ گیا تھا بچے تو شاید سو چکے تھے وہ اسے لیے ایک بیڈروم مین آیا تھا اسے بیڈ پر لیٹاتے اسنے اسکا بازو اوپر کر کے جایزہ لیا تھا گولی چھو کر گزری تھی اسنے زخم صاف کرتے اسکی بینڈج کی تھی پھر وہ کمرے سے نکل گیا۔۔ اسکے جاتے ہی وہ اپنی آنکھیں کھول گیی تھی دھیرے سے مسکرایی تھی۔۔۔ مشن اے سکسیس فل۔۔۔ پھر وہ آنکھین دوبارہ موند گیی تھی وہ سارک آفریدی کے گھر تو آگیی تھی اب بس اسے ثبوت ڈھونڈنے تھے اسے قاتل ثابت کرنے کے وہ باہر آتے اسکے لیے دودھ اور درد کی

دوایی نکال کر وہ واپس اسی کمری میں گیا اور پھر ٹیبل پر دودھ اور دوایی رکھ اور پھر وہ اسے لیٹے سے بیٹھا گیا تھا ٹیک اسنے اب بھی لگایی ہویی تھی تکیے سے وہ نیم بے ہوش تھی شاید ۔۔ سارک نے اسے پکارہ تھا۔۔۔ اٹھو۔۔ یہ دودھ پی لو وہ اسکو دیکھتا بولا تھا جبکہ وہ آنکھیں

کھولتی سمجھنے کی کوشش کررہی تھی کہ وہ ہے کہاں؟افف اسکی مکاریاں۔۔۔ تم؟وہ اسے دیکھتے زور سے بولی مگر پھر کراہی تھی۔۔ آہہہ۔درد سے اوہو آرام سے تم یہ دودھ پیو لڑ کل لیناؤ کے !۔۔وہ اسے دیکھتا بولا اور دوائی کے ساتھ دودھ سا گلاس اسکے منہ سے. لگا گیا تھاوہ آرام آرام سے دودھ پی گیی پر وہ اسے سہی سے لٹا کر ایک لیمپ بجھا گیا تھا اور اسکی جانب دیکھا جو بیڈ پر آرام سے لیٹی ہوئی تھی اسنے اسے نیند کی دوا بھی دی تھی اس لیے اس پر غنودگی سی تاری ہوگیی تھی سارک اٹھ کر باہر چلا گیا آج وہ کافی دیر سے لوٹا تھا تو شاید بچے سب سو گیے تھے۔۔وہ بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

*

آپ مجھے بتا کیوں نہیں دیتی وہ کہاں ہے؟آنا تو اسے میرے پاس ہی ہے جو مرضی کر لیں آپ وہ انکو دیکھتا بولا تھا جو بے بسی سے اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔ تم پاگل مت بنو وہ تمھاری عمر کی نہیں ہے وہ بچی ہے اور تم ایک وحشی درندے ہو۔۔۔ سیمم وہ چلاتے ہوئے بولیں تھیں۔۔۔ جبکہ وہ مسکرایا تھا خطرناک مسکراہٹ سے تو مجھے میری فیری سے دور کرے گی؟تو؟وہ سوالیہ لہجے میں بولتا انکے چہرے پر چاکو کی نوک پھیرنے لگا تھا اب تم دیکھنا میں کیسے اسے حاصل کرتا وہ صرف سییم کی ہے۔۔۔ سیمم کی بول کک کی؟وہ انکو

دیکھتا بولا ر وہ وہ سر ہلا گئی تھیں نہ میں۔۔نہ وہ تمہاری ہے اور نہ ہو گی تم ایک درندے ہو اور وہ ایک معصوم ہے میں کبھی تمھیں اس تک پہنچنے نہ دوں گی جبکہ سیم مسکرایا تھا۔۔۔کیا نام ہے اسکا؟یلدز کاظمی۔۔۔۔وہ پراسرار لہجے میں بولا تو وہ کانپیں تھیں یعنی وہ جان گیا تھا کہ وہ کہاں ہے۔۔تتتم کو کبھی بھی وہ محرم تک نہیں پہنچنے دے گا مار دے گا تمہیں وہ چیختی ہوئی بولیں تھین جبکہ سیم مسکرایا تھا۔۔۔میں یلدز کاظمی کے ساتھ ایسا کھیل کھیلوں گا کہ اسکی روح بھی تڑپے گی مگر اسے فیری نہ ملے گی وہ یہ کہتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔/

*

وہ آفس سے گھر آیا تو محرم نا جانے کہاں تھی پہلے تو وہ اسکے لیے انتظار کرتی تھی اب وہ اندر داخل ہوا اور کمرے کی جانب بڑھا تھا جہاں محرم اسے مل گئی مگر وہ بستر میں گھسی ہوئی تھی پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا وہ اسکا انتظار کرتی تھی وہ جلدی سے آگے بڑھا اور کمبل ہٹایا تو حیران رہ گیا تھا محرم کا جسم تپ رہا تھا اسے تیز بخار تھا یلدز کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔وہ اسے اٹھاتے کسی قیمتی متاع کی طرح نیچے کی جانب بڑھا تھا محرم بے ہوش تھی یلدز کاظمی کو اپنے قدم من من بھر کے لگ رہے تھے وہ اسے گاڑی میں بھیٹاتے گاڑی سٹارٹ کرتے تیزی سے ہسپتال کی جانب بڑھا گیا تھا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ صبح بھی اتنی ایکٹو نہ

تھی جیسے پہلے شرارتیں کرتی تھی مگر اس وقت اسے لگا کہ وہ نیند کی وجہ سے یوں ڈل ڈل لگ رہی ہے وہ اسے اپنے سینے سے لگایے ہویے تھا ہسپتال پہنچتے وہ اسے لیے اندر کی جانب بڑھا تھا وہ اسکے بازو میں کوئی گڑیا سی لگ رہی تھی اسکا چہرا چھپا ہوا تھا ڈاکٹر۔۔۔اسکے آواز دینے پر لیڈیڈ اکٹر اور نرسز اسکی جانب آییں تھیں۔۔اسے محرم کو روم میں لے جانے کا بولتے ڈاکٹر روم مین آییں تھیں اور پھر وہ محرن کا چیک اپ کرنے کے بعد بولین کہ وہ موسمی بخار ہے جو سردی کی وجہ سے ہوا ہے محرم ہے بھی کافی کمزور اس لیے اس پر زیادہ تیزی سے اثر ہوا ہے ڈاکٹر اسے ڈریپ لگاتے میڈیسن لکھتے یلدز کو تھما گییں تھیں اور پھر وہ باہر چلی گیں تھیں

وہ اسکے قریب چیر رکھ کر بھیٹھ گیا تھا اس سے کوئی پوچھتا اس پل کہ اذیت کیا ہے تو وہ بولتا محرم یوسف کو درد میں دیکھنا وہ اسکے مزید قریب ہوتے اسکی گردن میں منہ چھپا گیا تھا ان کچھ ہفتوں میں وہ اسکے لیے اسکا سڈ کچھ بن گیی تھی محرم یوسف اسکی آتی جاتی سانسوں میں بستی تھی نہ اسکی زندگی بن گیی تھی وہ اسکے ساتھ تھی تو اسے زندگی زندگی لگی تھی پہلی

پاروہ کھل کر جی رہا تھا اپنا آپ کسی پر عیاں کر رہا تھا وہ اسکے لیے اسک متاع خیات تھی محرم یوسف کو تکلیف میں دیکھنا اسکے لیے سب سے مشکا امر تھا

وہ ہوش میں آئی تو اپنے بایں جانب دیکھا جہاں پر یلدز سر رکھے ہویے تھا وہ سویا نہیں تھا وہ ساری رات جاگ کر گزاری تھی اسنے کانٹوں پر۔۔اسنے اسے پکارہ تھا ۔۔ٹٹائیگر۔۔۔۔جبکہ وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا تھا۔۔کیا ہوا میرے اینجل کو کہی درد ہے؟ وہ تڑپتے اس سے پوچھ رہا تھا وہ نفی میں سر ہلا گیی تھی نوو۔۔ٹائیگر کیا ہوا تمھاری آنکھیں ریڈ کیوں ہیں؟ وہ اس سے سوال کر رہی تھی اور اٹھنے کی کوشش بھی محرم کو ٹیک لگا کر بھیٹھاتے وہ اسے دیکھ رہا تھا بغیر جواب دیے. جب محرم کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی تو اس نے مجھے کیون نھیں بتایا؟ وہ اس سے سوال کر رہا تھا جبکہ وہ منہ بنا گیی تھی مینے کال کی تھی مگر آپ نے اٹھای ہی نہین وہ منہ بناتے بولی تو یلدز اسکو اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا کبھی بھی کسی بھی قیمت پر بھی نہیں وہ محرم یوسف پر آنچ بھی نہ. آنے دینا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ محرم کو بخار تھا وہ بھی موسمی مگر اسے حوف تھا کیونکہ ایسے ہی ایک بخار میں اسکی ماما اسے چھوڑ کر چلی گیی تھیں وہ خوف آج بھی اسکے دل میں تھا تب

ہی تو وہ یوں بے چین تھا۔۔وہ کچھ دیر بعد پیچھے ہوا تھا اور محرم کو دیکھا تھا محرم یوسف اسک آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جب وہ اسے کھانے کا کہتا اٹھ گیا تھا وہ نھیں چاہتا تھا کہ وہ اسکی آنکھوں میں موجود حوف دیکھے۔۔۔

اسے کھانا کھلا کر وہ ڈسچارج پیپر بنوانے چلا گیا تھا پھر وہ واپس آیا. تو محرم کو اپنے بازو میں اٹھاتے وہ روم سے باہر نکل گیا تھا مگر پھر ڈاکٹر نے اسے آواز دی تھی۔۔۔یلدز کاظمی آپ میرے کیبن میں آیں میں آپکو انکی صحت کے حوالے سے کچھ بتانا چاہتی ہوں وہ سر ہلا گیا اور پھر محرم کا ماتھا چومتے اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔جبکہ ڈاکٹر اسے محرم کے ساتھ آتا دیکھ فورا بولیں تھیں دیکھیں پیشنٹ اپنی حالت کا سنتے سٹریس لیں گی تو اس وجہ سے انکی طبعیت بگھڑ جایے گیںی انکے بولنے پر وہ محرم کو اپنے ساتھ لگا کر بولا محرم میرا انتظار کرو باہر اوکے مین پانچ منٹ مین آتا ہوں۔۔۔جبکہ محرم منہ بنا کر باہر نکل گی تھی اسے برا لگا تھا یلدز کا اسے باہر جانے کا بولنا مگر پھر وہ اپنی سوچوں میں گم ہاسپٹل سے ہی باہر نکل گی تھی

ڈاکٹر اسے اسکی صحت کے بتارہیں تھیں کہ وہ بہت کمزور ہے اسکو صحت مند غذا کھلانا ضروری ہے تاکہ پھر اسے اپنی شادی شدہ زندگی میں کوئی مسئلہ نہ ہو وہ انکی ساری باتین سن کر باہر نکلا تو محرم وہاں نہ تھی وہ آگے بڑھا کہ شاید وہ ادھر ہی ہو مگر وہ وہاں بھی نہ تھی اسکو اب سہی میں جھٹکا لگا تھا محرم!!! اسکے دل کو کچھ ہوا تھا وہ باہر کی جانب بڑھا تھا مگر وہ اسے پھر بھی نظر نہ آئی تھی وہ تیزی سے چلتا پارکنگ کی جانب آیا تھا وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جب اسے کسی کی سسکیوں کی آواز سنائی دی تھی وہ جھٹکے سے اس جانب گھوما تھا
وہ باہر آتو گئی مگر اب اسے یہ نہ پتا تھا کہ جانا کہاں ہے وہ آگے ہی بڑھ رہی تھی اوپر سے اسے ڈر بھی لگ رہا تھا پھر وہ ایک گاڑی کے پیچھے بھیٹھ کر رونے لگی تھی

ہاں وہ محرم ہی تھی وہ جلدی سے اس جانب گھوما تھا۔۔۔ کہاں چلی گئی تھی مجھے چھوڑ کر وہ اسے کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔ آپ نے کہا تھا وہ منہ بناتے بولی تھی۔۔ میں نے روم سے باہر جانے کا کہا تھا ہسپتال سے نہیں۔۔ وہ اب اسکا ماتھا چوم رہا تھا محرم کے کپڑے بھی گندے ہو چکے تھے اسے کھو دینے کا خوف اسپر حاوی تھا آج کے بعد کہی باہر نہیں جانا میرے بے بی نے وہ اسے پھر سے اپنے سینے میں چھپا گیا تھا پھر وہ اسے بانہوں

میں بھر گیا تھااور گاڑی کی جانب بڑھا تھااور پیچھے دو آنکھوں نے یہ منظر قہر سے دیکھا تھا اگر یلدز وہاں نہ آتا تو وہ اپنی فیری کو لے جاتا یہ سوچتے اسکا خون کھولا تھا۔۔بہت جلد تم میری قید میں ہو گی۔۔۔۔ محرم۔۔اور پھر یہ کہتے مڑ گیا تھا

وہ صبح اٹھی تو باہر سے بہت شور آرہا تھا وہ فریش ہوتے باہر نکل گی جہاں بہت سے بچے لاونج میں کھیل رہے تھے اور سارک ان کے بھیچ بھیٹھا ہوا تھا انہی میں گم تھا جب اچانک صوفیہ کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔اور بے اختیار اسکے منہ سے مما نکلا تھا جبکہ باقی سب بھی صوفیہ کی جانب متوجہ ہویے تھے۔۔جبکہ اب وہ بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے اور پھر صوفیہ چیخ مارتی اسکی جانب بھاگی تھی اور اسکی ٹانگ سے چمٹ گی تھی۔۔وہ حیران ہوتی اسے بانہوں مین اٹھانے کی جھکی تھی کہ ایک دم اسے بازو میں درد ہوا تھا اسکے منہ سے کراہ نکلی تھی۔۔۔سارک فورا اسکی جانب آیا تھا اور اسے پکڑ کر پاس صوفے پر بھیٹھایا تھا۔۔اور پھر بچوں کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔بیٹا مما کو کویی تنگ نہ کرے ان کو لگی ہے پھر وہ بھی اسکے ساتھ بھیٹھ گیا تھا وہی صوفے پر

اوراب منظر یہ تھا کے سارے بچے اسکے ارد گرد کھڑے تھے اوراسے دیکھ رہے تھے وہ تزبزساشکار ہوتی انہیں ہی دیکھ رہی تھی جب صوفیہ اسے دیکھتی پھر بولی تھی۔۔۔ مما مینے آپکو مس کیا بہت سااور پھر وہ آنکھوں میں آنسو لیے اسکے ساتھ لگ گیی تھی۔۔اسے کچھ ہواتھاوہ بھی اس بچی کواپنے ساتھ لگاگیی تھی وہ تھی بھی اتنی پیاری بچی۔۔آپ پاپاسے کیوں ناراض تھیں مما؟اب کہ سوال فاتح نے کیا تھا۔۔میں؟وہ حیرانی سے سارک کی جانب دیکھنے لگی تھی۔۔جو دانت نکال رہاتھا۔ہاں تم مجھ سے ناراض تھی اس لیے گھر نہیں آتی تھی اوراب بھی مجھ سے ناراض ہو۔۔وہ بولا تو صالحہ کادل کیااسکا منہ توڑدے.

۔۔۔جبکہ بچے یہ بات سنتے حیران ہویے تھے۔۔۔ مما آپ ڈیڈی کو معاف کردیں نہ اور ہمارے پاس رہ جاین بہرام اسے دیکھتا بولا تھا۔۔۔صالحہ کے دل کوکچھ ہواتھاوہ سب ماں کے پیار کوترسے تھے اورانکادکھ صالحہ سمجھ سکتی تھی وہ جانتی تھی کہ سارک آفریدی نے اپنے گھر بہت سے یتیم بچوں کوپالاہے یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ انہیں پیار بھی باپ جیسادیتا تھااوروہ پاگل انسان انسے یہ کہ رہاتھاسہ وہ انکی مماہےاوروہ اس سے ناراض ہے۔۔صالحہ بری طرح پھنسی تھی اب۔۔وہ تو یہاں آیی تھی سارک آفریدی کو قاتل ثابت کرنے مگر اب ناجانے کیابنناتھا

وہ اسکے لیے کچن میں سوپ بنا رہا تھا اور وہ اندر روم میں تھی انکے گھر شیف کھانا بنانے آتی تھی کیونکہ وہ کبھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ محرم کو کنگ کرے اور اسے ذرا سی بھی چوٹ لگے یا نقصان ہو مگر اب اسکے لیے وہ سوپ بناتے روم کی جانب بڑھا تھا جہاں وہ بھالو بنی کمبل میں لیٹی تھی اسے سردی جلدی لگتی تھی اس لیے یلدز نے اسے بلکل پیک کر دیا تھا وہ گول مٹول بنی اس وقت اسے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ٹائیگر بات سنو۔۔وہ اسے بلا رہی تھی۔۔۔یس مائی بے بی وہ اسکے گال پر لب رکھتا بولا تو اسکے گال حد ہی سرخ ہوئے تھے ۔۔مجھے گرینی سے بات کرنی ہے وہ اسے دیکھتے بولی تھی آنکھیں پل میں نم ہوئی تھیں وہ گرینی کو بہت مس کر رہی تھی۔۔اوکے یہ سوپ پی لو پھر میں گرینی کو کال کرتا ہوں ۔۔اوکے وہ اسکا گال تھپتھپاتے بولا تھا۔۔ محرم سر ہلا گئی تھی پھر یلدز نے اسے سوپ پلایا تھا تھوڑا سا رہ گیا تو وہ نہ میں سر ہلا گئی تھی۔۔نو۔۔مجھے اور نہیں کھانا یلدز نے اسکی جانب دیکھا جسکے ہونٹ پر گاجر کو چھوٹا سا ٹکڑا رہ گیا تھا وہ باول ایک سائیڈ پر رکھتے اسکے لب پر جھکا اور وہ ٹکڑا اپنے منہ میں لے گیا تھا جبکہ محرم اسکی حرکت سمجھتے سرخ انگارہ ہوئی تھی یلدز نے خمار بھری نظروں سے اسے دیکھا تو وہ اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی جبکہ وہ اسکا

ہاتھ تھامتا اسے چوم گیا تھا۔۔۔ پھر وہ باول سایڈ پر رکھتا گرینی کا نمبر ملا گیا تھا۔۔اور پھر اسے فون دیا تھا اسنے ہد وہ اسکے ساتھ ہی بیڈ پر بھیٹھ گیا تھد لیٹنے. کے انداز میں محرم گرینی سے باتیں کر رہی تھی اور وہ مسلسل اسے چھیڑ رہا تھا کبھی وہ اسکے لب چومتا تو کبھی اسکا چہرا محرم اسکی حرکتوں پر سرخ ہو جاتی تھی

پھر اچانک وہ جھکتے اسکی گردن چوم گیا تھا محرم کی بولتی اچانک بند ہویی تھی اور فون اسکے ہاتھ سے نیچے گرا تھا یلدز مسکرایا اور کال کاٹ گیا اسکے دونوں ہاتوں کو پکڑ کر وہ بیڈ کے ساتھ پن کر گیا تھا محرم کے پسینے چھوٹنے لگے تھے پھر وہ اسکی شہ رگ پر لب رکھے نیچے کی جانب سرکنے لگا تھا جبکہ محرم کی جان ہوا ہو رہی تھی اسکے گرم لمس پر وہ کانپ رہی تھی مگر وہاں پر واہ کسے تھی یلدز اسکی گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑتا بے حد ہو رہا تھا محرم کے وجود کی بھینی بھینی سی خوشبو اسکو پاگل کر رہی تھی۔۔۔ جب محرم نے اسے پکارہ تھا ۔۔۔ییلدز۔۔ وہ اسکا نام کھینچ کر بولتی اسکو پاگل کر گیی تھی وہ اوپر ہوتے اسکے لبوں پر اپنے لب رکھتے اسکی سانسیں بند کر گیا تھا۔۔ جب کچھ دیر بعد بھی وہ پیچھے نہ ہوا تو محرم کی سانسیں اٹکنے لگیں تھیں وہ یک دم پیچھے ہوتے اسکے چہرے کی جانب دیکھنے لگا تھا جسکی

آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ تیز تیز سانس لے رہی تھی وہ اسکو اپنی قربت میں بے حال ہوتا دیکھ کر اسکی چن پر لب رکھتے اسے ہد میں بھینچ گیا تھا۔۔

*

اسے اتنے دن ہو گیے تھے یہاں آیے وہ سارک کے سامنے یہ بہانہ بنا گی تھی کہ وہ بے گھر ہے اب سے وہ بھی اسی گھر میں بچوں کے ساتھ رہے گی جبکہ وہ آرام سے مان گیا تھا ۔بچے اسکے ساتھ بہت زیادہ اٹیچ ہو گیے تھے اب بھی وہ سب ڈنر کر رہے تھے جب بہرام بولا تھا۔۔آج مما اور بابا اپنے روم میں سوییں گے ہمارے ساتھ نہیں۔۔ابھی وہ کچھ بولتی فاتح بول اٹھا تھا اگر مما بابا ایک روم میں سویے گے تو بے بی آیے گا۔۔جبکہ سارک جو پانے پی رہا تھا پانی اسکے منہ سے کسی فوارے کی طرح باہر نکلا تھا جبکہ صالحہ سرخ چہرے سے فاتح کو دیکھ رہی تھی۔۔تم سے کس نے کہا؟ وہ سب بچے تین سے سات سال کے درمیان کے تھے پھر وہ کیسے یہ بات جانتے تھے۔۔وہ مایک نے بتایا تھا اسکے مما بابا ایک روم میں سوتے ہیں تو اسکے گھر پیاری سی بے بی آئی ہے وہ اسے دیکھتا معصومیت سے بولا تھا جبکہ وہ مزید سرخ ہوئی تھی۔۔بچوں کی کمپنی نہیں سہی۔۔۔وہ بولتے اپنی پلیٹ پر جھکی تھی جب سارک کی آواز گونجی تھی۔۔بیگم بات تو اسنے سہی کی ہے۔۔وہ اسے دیکھتا بول

گیا تھا جبکہ صالحہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔پہلی ملاقات بھول گیے ہو؟ وہ اسے دیکھتے آہستہ آواز میں بولی تھی جبکہ سارک قہقہ لگا گیا تھا اسے اس دن والی مار یاد آیی تو جو یلدز کے نکاح کے دن ہویی تھی۔۔ بیگم تمھارا پیار کیسے بھول سکتا ہوں میں ۔۔۔ابھی وہ جواب دیتی صوفیہ کی آواز آیی تھی مما بابا مجھے بہن چاہیے۔۔ جبکہ اسکی بات سنتے سارک مسکرا کر صالحہ کو دیکھ رہا تھا۔۔ پھر کیا حیال ہے بیگم۔؟ وہ اسے دیکھتا بولا تو وہ ٹیبل کے نیچے سے اپنا پاوں زور سے اسے مار گیی تھی۔۔ تم روم میں چلو پھر میں تمھیں بتاتی ہوں جبکہ سارک اسکے پاوں مارنے پر کراہا تھا پاوں ہے کہ ہتھوڑا؟ پھر وہ بچوں کی جانب متوجہ ہوا تھا بچو ہم سوچ کر بتایین گے جبکہ اس بار صالحہ کا دل کیا اسے جان سے مار دے ۔۔۔مگر ضبط قر گیی تھی وہ

*

آپ نے اسے میرے پیچھے لگایا ہے۔۔۔ یہ جانتے ہویے بھی کہ وہ مینے نہیں کیا؟ وہ آہستہ آواز میں بھول رہا تھا جب کہ وہ قہقہ لگا گیے میں چاہتا تھا کہ وہ تمھارے قریب رہے سارک۔۔۔ وہ اس سے بولے تھے جبکہ وہ منہ بنا گیا تھا۔۔ہاں وہ مجھے مار ہی دے گی میرے ساتھ رہتے ہویے ابھے آج میرا پاوں توڑنے لگی تھی جبکہ وہ مسکرایے تھے اور پھر

بولے تھے ہنجوایے بیٹااور پھر کال کاٹ گیے تھے وہ دیوار پر مکہ مار گیا تھااب وہ کمرے میں کیسے جاتاوہ بلاتو اسکا خون پی جاتی وہ یہ سوچتے اللہ کا نام لیتے کمرے میں داحل ہوا تھا جب ایک اڑتا ہوا کشن اسے لگا تھا ابھے وہ سمبھلتا کہ ایک جوتا اسکے منہ کو سلامی پیش کر گیا تھا وہ صوفے کے پیچھے چھپا تھا جلدی سے بیگم یہ کیا کر رہی ہو بچے کیا سوچیں گے؟ وہ اسکو سر نکال کر دیکھتا بولا تو وہ اسکی جانب بڑھی تھی۔۔ تم خبیث انسان کیا کہ رہے تھے بچوں سے ذرا شرم نہ آیی وہ بلکل اسکے قریب آتے بولی تھی اس سے پہلے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ میں پکڑا شوپیس مارتی وہ دوسری جانب سے نکلا تھا۔۔ یار کیا اپنے شوہر کی جان لو گی اچھا اب غلطی ہو گیی معاف کر دو نہ وہ بولا تو وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے وہ شوپیس دیوار پر مار گیی تھی جبکہ سارک کو اس وقت لگا اب وہ اسکا قتل کر کے ہی رہے گی۔۔ اوکے ۔۔ اوکے۔۔ اچھا یار سوری۔۔۔ معاف سر دو نہ وہ دور سے منتیں کرتا بولا تو وہ اسکو گھورتی بس اتنا بولی تھی تم اب آیندہ مجھے بیگم بولا نہ تو قتل کروں گی تمہیں اور پھر وہ باہر نکل گیی تھی۔۔ افففف اللہ اس. بھلا کو ساری زندگی کیسے جھیلوں گا وہ یہ سوچتا زمین پر ڈھ گیا تھا ۔۔ وہ یہ بات جانتا تھا کہ وہ اسکے گھر کیوں آیی ہے وہ اسکو بھی جانتا تھا وہ اسکے چاچو کی بیٹی تھی وہ چاچو جو اسے نا جانے کتنے سالوں بعد ملے تھے اور جب انہوں نے اسے یہ بتایا کہ وہ

اسے سخت ناپسند کرتی ہے سارک کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ اسکے نکاخ میں تھی بچپن سے مگر یہ بات وہ نہیں جانتی تھی اوپر سے وہ اسی پہلی بار دیکھتے پہچان گہی تھی کہ وہ وہی تھا سارک آفریدی مگر اسکو اچھا خاصہ مارا تھا اسنے ابھے وہ یہ نہ جانتی تھی کہ سارک ہی اسکا مجازی حدا بھی ہے صالحہ زبیر ایک جاسوس تھی انٹیلیجنس میں اسکا ایک نام تھا وہ سب سے زیادہ مشہور تھی اور اسنے ایک آپریشن کے درمیان اپنے دشمن کو مارنا تھا سب پلین تیار تھا مگر وہ یہ نہ جانتی تھی کہ اس رات اس جنگل میں سارک بھی تھا آحر وہ بھی ایک پولیس آفیسر تھا وہ اپنا فرض پورا کرنے آیا تھا اسنے بدران کو پکڑ لیا تھا مگر بدران کے ایک ساتھے نے اسے چکما دیتے

اسکے ہاتھ سے گن چھینتے بدران پر گولی چلایی تھی جو کہ ایک مافیہ کا ڈان تھا جتنے کالے دھندے تھے اس جگہ وہ اسی کے تھے بدران تو مر گیا اور اسکا ساتھی ہد کو بھی مار گیا تھا جبکہ صالحہ نے یہی سمجھا تھا کہ وہ گولی سارک نے چایی تھی اور یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اپنے کام سے چوک گیی تھی مگر تب وہ پہلی بار ہاری تھی اور اس ہار کا بدلہ اسنے سارک کو گناہگار ثابت کرکے لینا تھا مگر اب اندر کہی نہ کہی وہ جانتی تھی کہ وہ قتل سارک نے نہیں کیا تھا وہ

شخص اتنا اچھا تھا جسنے اتنے یتیم بچوں کے باپ کی کمی پوری کی تھی وہ کیسے کسی کا قتل کر سکتا تھا اس رات جنگل سے وہ جتنے غصے میں لوٹی تھی اسنے فیصلہ کیا تھا کہ وہ سارک وہ گناہگار ثابت کرے گی تب وہ بدلے کی آگ میں جل رہی تھی مگر اب اسکا ارادہ بدلنے لگا تھا وہ اسکے حلاف کوئی ثبوت نہ ڈھونڈ سکی تھی اتنے دنوں میں

وہ اسے کال کر رہی تھی جب دوسری بیل پر کال اٹھالی گئی تھی۔۔یس مائے گرل ۔۔یلدز کی آواز گونجی تو وہ مسکرائی تھی۔۔وہ بات سنیں آتے ہوئے کچھ سامان لے آیے گا ضروری گھر کے لیے۔۔وہ بولی تو یلدز کو حیرت ہوئی تھی وہ بھلا کس سامان کی بات کر رہی تھی جب کھر میں سب کچھ تھا۔۔اچھا کیا سامان ھے؟ وہ اب اس سے پوچھ رہا تھا ۔۔زیادہ نہیں بس زیادہ سے کینڈی پاپ، کینڈیز، بلز، اور سنیکس وہ انگلیوں پر گنتی بولی تو یک دم یلدز کا قہقہ گونجا تھا یہ سب سامان ہے اور وہ بھی گھر کا؟ وہ اس سے پوچھ رہا تھا جب وہ بولی تھی جیسی۔۔اور اگر آپ میرا سامان نہ لایے تو پھر میں آپکو گھر نہیں گھسنے دوں گی وہ اسکی بات سنتا خیران ہوا تھا وہ روز کچھ نہ کچھ الگ کر کے اسے حیران کرتی تھی اب بھی کر رہی تھی اوکے لیکن پھر میری بھی بات ماننی ہو گی میری جانم کو؟ وہ پیار سے بولا تو وہ سر ہلا

کرہاں بول گیی پھر کچھ دیر اس سے بات کرتے وہ کال بند کر گیا ویسے بھے اسکے جانے کا ٹائیم ہو گیا تھا وہ اٹھا اور باہر نکل گیا اسنے محرم کے لیے زیادہ سا سامان لیا تھا کھانے کا پھر وہ گھر پہنچا تو وہ روز کی طرح تیار کھڑی تھی گیٹ کھل کر اسکی گاڑی اندر آتے ہی وہ بھاگ سر باہر نکلی اور اسکے سینے سے لگی تھی وہ بھی اسکو ہد میں بھینچتا اسکا ماتھا چوم گیا تھا پھر اسے اٹھایے وہ گاڑی کی جانب بڑھا اور سارا سامان نکال کر اسکو پکڑایا تھا اسنے وہ بچوں کی طرح خوش ہوتے اسکے گال پر لب رکھ گیی تھی جبکہ یلدز کاظمی کے جذبات جاگ گیی تھی وہ اسے لیے سیدھا کمرے میں آیا تھا پھر اس کو بیڈ پر لیٹاتے وہ بھی اسپر جھکا تھا محرم سے سامان لیتے وہ ایک طرف رکھ گیا تھا چلو اب جو میں بولوں گا مجھے وہ دو! وہ بولا تو وہ اسے دیکھنے لگی تھی پھر فورا بولی تھی ٹھیک ہے میں آپکو بھی ایک کینڈی پاپ دے دوں گی جبکہ اسکی بات سنتا وہ مسکرایا تھا۔۔ پھر بولا نو بے بی آئی وانٹ یور کس اون مایے لپس۔۔۔ جبکے وہ اسکی بات سنتے آنکھوں کو بڑا کرتے اسکو دیکھنے لگی تھی۔۔ پھر یلدز نے اسکے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ کیے تھے وہ آگے ہوتے جلدی سے اسکے ہونٹوں پر ہونٹ رکھتے پیچھے ہویی تھی جبکہ یلدز مسکرایا تھا۔۔ پھر وہ اسکے لبوں پر جھکتے شدت سی اسکی سانسوں کو قید کر گیا تھا جبکہ محرم اسکی گردن پر ناخن گاڑ گیی تھی

*

آج کادن یلدز کاظمی کک لیے حاص تھا بہت خاص اسنے ساری تیاری مکمل کی پھر اسنے سارک کو کال کی تھی جو کہ اسے محرم کے ریڈی ہونے کا بتاتا فون بند کر گیا تھا صالحو محرم کو گاڑی میں بھیٹھا کر اس جگہ لایی تھی جہاں یلدز تھا محرم کی آنکھوں پڑ پٹی بندھی تھی وہ آج صالحہ کے ساتھ سیلون گیی تھی وہ بھی یلدز کے کہنے پر وہ وہاں سے تیار ہویی تھی اسکے لیے یلدز نے ڈریس سیلیکٹ کیا تھا اور آج کا دن اسکے لیے بہت حاص تھا وہ صالحہ کو دیکھتے جلدی سے گاڑی کی جانب بڑھا اور محرم کو باہر نکالا تھا اسنے ابھے تک محرم کو نہ دیکھا تھا کیونکہ وہ لانگ گوٹ میں تھی منہ بھی ڈھکا ہوا تھا اسکا وہ نہیں چاہتا تھا کو وہ اسے پہلے ہی دیکھ کر بے ہود ہو جایے سو اسنے صالحہ کو اسکا چہرا چھپانے کا کہا تھا اسکے محرم کو باہر نکالتے ہی وہ گاڑی بگھا لے گیی تھی جبکہ یلدز محرم کو اپنی بانہوں میں بھرے اندر آیا تھا پھر وہ اسکے چہرے سے کپڑا ہٹا گیا تھا اور اسے دیکھتے وہ بھی سٹا ہویی تھی وہ اسکو ساکت سا دیکھ رہا تھا جو آج سجی سنوری بہت حسین لگ رہی تھی وہ شاید پہلی باریوں تیار ہویی تھی یلدز کاظمی کے دل کی دیا تہ وہ بالہ کر گیی تھی ابھی تو اور بھی بہت کچھ نیا باقی تھا۔۔۔وہ اسے اپنی گود میں اٹھایے اند کی جانب بڑھ گیا وہ جیسے ہی اندر داحل ہویے تمام بتیاں جل اٹھی تھیں

محرم نے ارد گرد دیکھا تو دیکھتے رہ گیی ہر طرف پھولوں سے ڈیکوریشن کی گیی تھی اور اس کمرے میں درمیان میں ایک ٹیبل رکھا تھا جہاں پر کیک پڑا تھا اور اس پر ہیپی برتھڈے محرم لکھا تھا تب محرم کو یاد آیا تھا آج اسکی برتھڈے ہے۔۔وہ خوشی سے چہرے پر ہاتھ رکھ گیی تھی یلدز نے ٹیبل کے پاس جاتے اسے نیچے اتارا تھا پھر اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکے ہاتھ میں چھری پکڑائی اور کینڈلز بجانے کا اشارا کیا تھا وہ پھونک مارتی کینڈلز بجھا گیی تھی پھر اسنے کیک کاٹا اور یلدز نے اسکا ہاتھ پکڑتے کیک اسکے منہ میں ڈالا تھا پھر محرم نے کیک اسکی جانب بڑھایا تو وہ نہ میں سر ہلاتے اسکے ہاتھ سے کیک لے گیا تھا اور پھر وہ کیک کا تھوڑا سا پیس لیتے محرم سی گردن پر لگا گیا تھا پھر اسنی تھوڑا سا اسکے لبوں کے پاس لگایا تھا اور محرم کے کچھ سمجھنے سے پہلے وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس پر جھکا اور اسکے لبوں پر سے کیک کھانے لگا تھا وہ قطرہ قطرہ اسکی سانسوں کو ہد میں انڈھیل رہا تھا جبکہ محرم اسی بانہوں میں اسی کے سہارے پر نہ کھڑی ہوتی تو گر جاتی یلدز نے ایک ہاتھ اسکی کمر پر لے جاتے اسکی بیلٹ کھولی تھی پھر وہ پیچھے ہوا اور اسکے وجود سے وہ لانگ کرٹ اتارہ جو محرم کو اس سے چھپا رہا تھا

کوٹ اتر کر زمین پر گرا تھا جبکہ یلدز کاظمی نے اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا تھا وہ اس وقت گھٹنوں سے بھی اوپر اور سلیو لیس نایٹی میں کھڑی تھی یلدز کاظمی کا ضبط آزما رہی تھی محرم اسکو ہد کو یوں تکتا پا کر اسکے سینے میں چھپی تھی جبکہ یلدز اسکا چہرا اوپر کرتے اسکی گردن پر لگے کیک پر اپنے لب رکھ گیا تھا وہ مسلسل اسکی گردن پر جھکا وہاں اپنی قربت کی نشان چھوڑ رہا تھا جبکہ محرم. کی حالت تو یوں تھی جیسے ابھی گر جایے گی وہ سیدھا ہوا اور اسے بانہوں میں اٹھاتے اندر کی جانب بڑھ گیا اسے لا کر بیڈ پر لیٹاتے وہ اسپر سایہ سا کر گیا تھا اسنے محرم کی جانب دیکھا جو سرخ چہرے کے ساتھ اسکے سینے میں چہرا چھپانے کی کوشش سر رہی تھی وہ اسکو دیکھتا شدت سے اسکے لبوں پر جھکا تھا اور آہستہ آہیستہ اسکا ہاتھ محرم کی کمر پر گردش سر رہا تھا پھر وہ اسکی گردن پر جھک گیا تھا آج اسنے ہد کو بہک جانے دیا تھا آج یلدز کاظمی محرم یوسف کی روح میں اتر گیا تھا۔۔

*

وہ بے یقین سی کھڑی وہ فایل دیکھ رہی تھی جو اسے سارک کے لاکر سے ملی تھی وہ بار بار اسے پڑھ رہی تھی جب کہ یقین کر پانا. مشکل تھا اسکا کہ وہ ایک نکاح نامہ تھا وہ بھی سارک کا مگر پتھر کی تو صالحہ زبیر تب ہنیی تھی جب اسنے لڑکی کے نام کی جگہ اپنا نام دیکھا تھا

۔۔نکاح کی تاریخ پندرہ سال پرانی تھی وہ نکاح سچ تھا وہاں اسکے بابا کے ساین بھی تھے وہ زمین پر ڈھے گئی تھی اس سے اتنا بڑا سچ چھپایا گیا تھا وہ جلدی سے نکلی تھی باہر اور باہر جا کر لینڈ لاین اٹھاتے اسنے زبیر آفریدی کا نمبر ملایا تھا جو کہ اٹھا لیا گیا تھا پہلی بیل پر انکی آواز گھونجی تھی اسکے کانوں میں ہاں؟ سارک کیا بات ہے؟ جبکہ اب صالحہ کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا تھا اسکے بابا بھی سارک سے رابطے میں تھی یعنی وہ دونوں اسے جان بھوج کر پھسا رہے تھے دونوں ایک دوسرے سے ملے ہویے تھے وہ ایک پل میں سمجھ گئی تھی

۔۔بابا۔۔اسکے منہ سے بس یہ نکلا جبکہ وہ چونکے تھے تو کیا صالحہ جان گئی تھی؟

آپ اور سارک دونوں جانتے تھے نا آپ لوگ ملے ہویے تھے؟آپ جانتے تھے وہ قتل اسنے نہیں کیا؟ وہ سنجیدہ آواز میں بولی تھی انکا گلا سو کھا تھا نا جانے وہ کیا کرے گی اب ان کے ساتھ۔ہہ ہاں!! آخر سارا انہوں نے بول ہی دیا جبکہ وہ پھر بولی تھی کیا میرا بچپن میں نکاح ہوا تھا؟ وہ اسکی بات سنتے شاک ہویے تھے تو کیا وہ یہ بھی جان گئی تھی؟ اُفف اسے نہیں پتا چلنا چاہیے تھا کم از کم ابھی ان حالات میں تن بلکل نہیں مگر بری قسمت سارک کی وہ یہ بات جان گئی ہے۔۔۔وہ ہاں بول گیے جبکہ اب اسنے فون اٹھا کر

زور سے پیچھے کی جانب مارا تھا جبکہ وہ جو اپنی ہی ٹون میں گھنگھناتا ہوا اندر آرہا تھا اسکے سر پر فون اتنی ذور سے لگا تھا کہ وہ کرہا تھا۔۔۔ آہہہ اس اچانک افتاد پر وہ ابھی سمبھلا بھی نہ تھا کہ صالحہ نے ایک زوردار لات اسکی کمر میں ماری تھی۔۔۔ تم خبیث انسان سب جانتے تھے۔۔۔ سب کچھ مجھے دھوکہ دیا تم لوگوں نے؟ وہ اسکے سر کے بال نوچتی بولی تھی جبکہ سارک کو تو صدمہ لگا تھا وہ کیسے یہ بات جان گئی تھی بھلا؟

دد دیکھو۔۔۔ میری بات سنو ابھی وہ کچھ بولتا کہ صالحہ کے دایں ہاتھ کا مکہ اسکے منہ پر پڑا تھا اسکی چیخ نکلی تھی۔۔ ارے ظالم عورت۔۔۔ چھوڑو مجھے گنجا کرو گی کیا؟ وہ چلاتے بولا تھا ابکی بار صالحہ نے اسکے پیٹ میں لات ماری تھی۔۔ تمہیں بہت شوق تھا نہ میرے شوہر بننے کا اوراب جب ہو تو پھر اتنا میرا پیار تو برداشت کرنا پڑے گا نا۔۔۔ وہ اسے دیکھتے چیختے ہوئے بولی تو وہ اپنے کانوں میں انگلیاں گھسا گیا تھا۔۔۔ اور پھر ایک دم اسنے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔ اسے یہ بھی پتہ چل گیا؟ تم کیا کہنا چاہتی ہو؟ وہ اسے دیکھتے لڑکھڑاتے لہجے میں بولا تھا۔۔ وہ سنگی عورت تو اسکو زندہ نہیں چھوڑے گی اگر وہ یہ بات بھی جانتی ہوئی ۔۔ یہی کہ میرے مجازی حدا تم ہو! وہ اسکو دیکھتے زور سے اسکے بال کھینچ گئی تھی جبکہ وہ پھر

چیختا تھا۔۔اللہ مجھے اٹھالے اس پاگل عورت کے ظلم سے بچالے وہ آسمان کی جانب دیکھتے فریاد کر رہا تھا مگر اسکی دعا ابھی پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ صالحہ نے ایک بار اسکے اسکا گلا دبانے کی کوشش کی تھی سارک نے اسکے دونوں ہاتھ زور سے پکڑے تھے مگر صالحہ کی گرفت تیز تھی جب اچانک سارک اسے کمر سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگا گیا صالحہ کی گرفت آہستہ ہوئی اور وہ موقع کا فایدہ اٹھاتے اسکے دونوں ہاتھ قید کر گیا تھا اور اسکی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کر گیا وہ اسکی گرفت میں پھڑ پھڑا رہی تھی مگر سارک نے گرفت اور تیز کی وہ مسلسل اسے گالیاں دے رہی تھی جب اچانک وہ جھکتے اسکی بولتی بند کر گیا جبکہ صالحہ کا مچلتا وجود ایک دم ساکت ہوا تھا آنکھیں حد سے زیادہ پھیل گیں تھیں۔۔کچھ دیر بعد بھی جب وہ پیچھے نہ ہوا تو اسکی سانسیں رکنے لگیں تھیں پھر وہ اس پر رحم کرتا پیچھے ہوا تو وہ تیز تیز سانسیں لینے لگی تھی اسکے لب سرخ ہو گیے تھے جبکہ سارک نے اسکو دیکھا جو تیز تیز سانس لے رہی تہی وہ پھر بے حود ہوتے اسکی گردن پر جھکا تھا اور وہاں اپنی شدتیں نچاور کر رہا تھا صالحہ کا تو جسم اسکی قربت پر ٹھنڈا پڑنے لگا تھا وہ اسکے ہوش ٹھکانے لگاتے پیچھے ہوا تو وہ اسکے سینے پر سر ٹکا گیی تھی۔۔۔تم میرے نکاخ میں تھی یہ بات میں بچپن سے جانتا تھا لیکن پھر مجھے چچا نے بتایا کہ تم کیا ہو کیا کرتی ہو. اور یہ کہ بدران کے پیچھے ہو جو کہ

ایک نہایت حطرناک مافیہ تھا میں یہ بھی جانتا تھا کہ تمہیں ہمارے نکاح کا علم نہیں مگر پھر چاچو نے تمہیں میرے پاس بھیجنے کا فیصلہ کیا وہ جانتے تھے تم مجھ سے بہت بدگمان ہو اور میں نے انہیں پلین بتایا وہ مان گیے اور اب تم یہاں ہو۔۔۔اور آحری بات تم سارک آفریدی کی سانسوں میں بستی ہو تم سے سارک آفریدی بہت محبت کرتا ہے پھر وہ پیچھے ہوا تو صالحہ اسے ہی دیکھ رہی تھی صالحہ زبیر بھی تم سے اظہار کرے گی مگر اپنی زبان میں وہ ایک دم جھکی اور زمین سے اسکی گن اٹھاتے گولی اسکے بازو میں مار گیی تھی جبکہ وہ یک دم زمین پر ڈھ گیا تھا تم کبھی نہیں بدل سکتی سنگن عورت وہ چیختے بولا تو وہ اسکو دیکھتے مسکرانے لگی تھی۔۔یس مای ڈیر جبی۔۔۔مین زرا بچوں کو دیکھ لوں اور پھر وہ اندر چلی گی جبکہ اسنے اپنا زحم دیکھا تھا گولی چھو کر گزری تھی مگر اسکی شرٹ کو سرح کر گیی تھی

اسنے آسمان کی جانب دیکھا تھا اب آگے اسکی زندگی یوں ہی گزرنی تھی افففف ظالم عورت وہ کہتا اندر چلا گیا تھا۔۔

*

ٹائیگر!! وہ اسے دیکھتے بولی جو لیپٹاپ پر کام کر رہا تھا اسکے ساتھ ہی محرم بھی بھیٹھی تھی

۔۔۔یس مائے گرل۔۔ وہ اسکا ماتھا چومتا بولا تھا۔۔۔ میں آپکو پیار کر لوں؟ وہ اسکو دیکھتے

سوالیہ لہجے میں بولی تو یلدز کے دل میں گدگدی سی ہوئی تھی۔۔ آہ محرم مائے اینجل

تمھیں تو میرا سو بار قتل بھی معاف ہے اور تم مجھ سے مجھے ہی پیار کرنے کا پوچھ رہی ہو؟ وہ

لیپٹاپ ایک سائیڈ پر رکھتا اسے اپنے گود میں بھیٹھا کر بولا تھا۔۔ محرم اسکے گال پر لب رکھ

گئی تھی پھر اسکے گلے لگی تھی اسنے محرم کے گرد بازو باندھے تھے کیا ہوا محرم ٹھیک ہو؟ وہ

اسکے گال پر لب رکھتا بولا تو وہ سرہاں میں ہلا گئی تھی پھر وہ اسکو اپنے ساتھ لٹا کر دونوں پر

بلینکٹ ڈالتا اسے ہد میں سمیٹنے لگا تھا ایک ہاتھ سے اسنے کمرے میں جلتا واحد بلب بھی بجا دیا

تھا

وہ آج صبح یلدز کے جانے کے بعد باہر گارڈن میں آئی تھی اور وہاں لگے جھولے پر

جھولنے لگی تھی اسے بھیٹھے بھیٹھے نا جانے کتنے دیر ہو گئی جب وہ اندر کی جانب بڑھی تھی

آج اسے اپنی طبیعت۔ بہت عجیب لگ رہی تھی اسنے کچن میں دیکھا تو ملازمہ جا چکی تھی وہ

فون اٹھا کر یلدز کو ملا گئی تھی اس سے پہلے کہ وہ آگے سے فون اٹھاتا محرم کے ہاتھ سے فون

چھوٹ گیا تھا کیونکہ اسے اپنے پیچھے یوں لگا کویی ہو وہ پیچھے مڑی تو اسکی چیخ نکل گیی تھی کویی تھا کھڑا اسکے پیچھے جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ کک۔۔ کون ہو۔۔؟ وہ خوفزدہ لہجے مین بولی تھی جبکہ سیم اسکو دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔ فیری یہ میں ہوں سیییییم تمھارا دیوانہ اس یلدز کاظمی نے تمھیں یہاں قید کر رکھا تھا نہ میں تمھیں بچاؤں گا اور وہ محرم کو بازو سے پکڑ کر کھینچنے لگا تھا. جبکہ محرم پوری شدت سے چلایی تھیی۔۔۔ ٹایگرررررر۔۔۔ اور اسکی یہ پکار فون اٹھاچکے یلدز نے سنی تھی اسکے دل کو کچھ ہوا تھا آہستہ آہستہ محرم کی آواز بند ہو گیی یلدز کو لگا اسکا دل بھی بند ہو جایے گا وہ جلدی سے باہر کی جانب بڑھا تھا اسنے گاڑی فل سپیڈ میں دوڑایی تھی وہ گھر پہنچا تو گیٹ کھلا تھا اور وہاں کویی نہ تھا محرممممممم۔۔۔ وہ پوری شدت سے چلایا تھا مگر وہ ہوتی تی سنتی نا۔۔۔ اسنے سارک کو کال کی تھی جلدی سے اسے بتاکا تھا محرم کا جبکہ وہ اور صالحہ جلدی سے گاڑی پر اسکے گھر کے لیے نکلے تھے وہ گھر پہنچے تو یلدز فون پر فون کر رہا تھا وہ ہر سڑک پر ناکے لگوا چکا تھا پولیس چھان بین کر رہی تھی ہر جگہ ناقہ بندی لگ گیی تھی وہ صالحہ کو دیکھتا جلدی سے اسکی جانب بڑھا تھا یہ دیکھو یہ میری گھڑی محرم کے پینڈنٹ سے کونیکٹ ہے اس میں جی پی ایس ٹریکر لگا ہے

محرم کی لوکیشن ٹریس کر وسارک کو وہ پولیس سٹیشن سے نفری منگوانے سا کہ چکا تھا وہ جو
کوئی بھی تھا آج یلدز کاظمی اسے زمین سے بھی کھود نکالے گا جس نے محرم کو یلدز کاظمی
سے دور کیا تھا جب صالحہ اچانک بولی تھی محرم کے ہارٹ بیٹ شو ہو رہی ہے جو کہ بہت لو
ہیں اور اسکے سگنل کم مل رہے ہیں وہ کہیں بہت زیادہ کم سروس والی جگہ پر ہے۔۔۔وہ
یلدز کو دیکھتی بولی تھی جبکہ یلدز کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا تھڈ صالحہ
کچھ کرو پلیز جلدی۔۔وہ باہر کی جانب بڑھا تھا جب اچانک اسکا فون بجا تھا۔۔ گرینی محرم
کہاں ہے؟ وہ انکی کال اٹھاتے بولا تو انکی روتی ہنسی آواز کان سے ٹکرائی تھی۔۔یلدز
ووو۔۔۔وہ۔۔۔ سس۔۔ سیسی۔۔ سیم لے گیا ہے اسے وہ اسے اس جگہ لایے گا جہاں
وہ لڑکیوں کو مارتا ہے یہ جگہ کوئی بہت زیادہ پانی کے قریب ہے پانی بہنے کی آوازیں
۔۔۔ابھی وہ کچھ اور بولتین کال کٹ گئی تھی شاید سگنل ختم ہویے تھے وہ جلدی سے صالحہ
کی جانب بڑھا تھا صالحہ یہ کال ٹریپ کرو۔۔وہ یہین ہے۔۔وہ تڑپتے بولا تو صالحہ نے اسکے
ہاتھ سے فون لیا تھا اب وہ یہ سوچ رہا تھا پانی کہاں بہتا ہے بہت زیادہ یقینا یہاں جنگل مین
ہو گا کچھ وہ لیپ ٹاپ پکڑتے ویسے تمام جگہیں سرچ سر رہا تھا اسکی زندگی مشکل میں تھی
اسکی انگلیاں کانپ رہین تھیں جب اچانک اسے وہ جگہ مل گئی تھی وہ بہتا ہوا جھرنا تھا جسکے

پاس کچھ کو ٹیج بنے تھے صالحہ نے بھی وہی جگہ بتایی تھی وہ سب لوگ گاڑیاں نکالتے نکل گیے تھے وہ جگہ وہاں سے آدھے گھنٹے کے فاصلے پر تھی یلدز نے وہ فاصلہ پندرہ منٹ میں تہ کیا تھا پھر وہ تمام لوگ گاڑیوں سے اترت. تمام کو ٹیج میں پھیل گیے تھے یلدز جس میں داحل ہوا تھا وہ کو ٹیج بلکل پاس تھا جھرنے کے وہ اندر داحل ہوا تو اسے ایک کمرے سے چیخنے کی آوازین آرہیں تھین وہ چیخیں گرینی کی ہی تھیں وہ اندر گیا تو دروازے پر ہی ساکت رہ گیا تھا گرینی آحری سانسیں لے رہیں تھیں وہ آنکھون سے اوپر کی جانب اشارہ کر گییں تو وہ جلدی سے اوپر بڑھا تھا وہاں بہت سے کمرے تھے مگر ایک کمرے کا لاک کھلا تھا وہ آہستہ سے اندر داحل ہوا تھا مگر پھر یلدز کا ظمی پتھر سا ہو گیا تھا اں وہاں اندر محرم تھی مگر وہ اف اسکو دیکھتے یلدز کی آنکھوں سے نہ جانے کتنے آنسو گرے تھے وہ بے ہوش تھی اسکا وجود کرسی سے بندھا ہوا تھا سختی سی وہ جلدی سے اسکی جانب بڑھا تھا محرم کے ماتھے سے حون نکل رہا تھا وہ اسکی رسیاں کھول رہا تھا جب اچانک دروازہ کھلا اور کویی اندر داحل ہوا تھا یلدز پیچھے مڑا تو سیمم کھڑا تھا مگر اسکے ساتھ صالحہ بھی تھی اسنے صالحہ کے سر پر پسٹل رکھی ہویی تھی۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔ وہ یلدز کو دیکھتے ہنسا تھا تم میری فیری کو لے جایوگے تو میں اسے ماردوں گا!!! جبکہ صالحہ کے بال اسنے سختی سے پکڑ رکھے تھے۔۔ تم

پیچھے ہٹو میری فیری سے۔۔ سییم بولا تو یلدز یک دم کھڑا ہوا تھا پھر وہ محرم کے سامنے آگیا یوں کہ وہ نظر نہ آیے یلدز کی نظریں سیم کے پیچھے تھیں جہاں سارک کھڑا تھا اچانک یلدز مڑتے محرم کو اپنے سینے سے لگا گیا اور صالحہ کو پکڑے سیم کے ہاتھ پر سارک گولی مار گیا تھا

وہ نیچے گرا تو صالحہ نے سییم کے سر پر ٹھوکر ماری تھی جب کہ وہ زور سے کراہا تھا صالحہ محرم کی جانب بڑھی اور یلدز نے سیم کو سیدھا کرتے بری طرح سے مارنا شروع کیا تھا اسکے سر پر جنون سوار تھا پھر اچانک وہ پسٹل پکڑتا اسکے دوسرے ہاتھ میں گولی چلا گیا تھا پھر اسنے اس پاگل آدمی کی ٹانگون میں گولیاں ماری. تھیں ابھی وہ کچھ اور کرتا صالحہ چیخی تھی ۔۔یلدز محرم کی دھڑکنیں رک رک کر چل رہی ہیں یلدز سییم کو چھوڑتا محرم کی جانب آیا اور اسے بازو میں اٹھایے باہر کی جانب بھاگا تھا۔۔ سیم گرینی کا بیٹا تھا جو کہ ایک پاگل تھا سایکو تھا وہ ایک بار اسنے محرم کو دیکھا تھا تب سے وہ پاگل ہو گیا تھا اسے پانے کو اس لیے گرینی نے اسے یلدز کے حوالی کیا تھا

*

وہ ایمر جنسی روم کے باہر کھڑا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو تھے وہ سرخ آنکھیں ضبط سے ہو گیی تھیں محرم اسکی زندگی تھی اور اس وقت اسکی زندگی کی سانسیں آہستہ آہستہ چل رہین تھیں جب اچانک ڈاکٹر باہر آیین تھیں آپکی وایف اب بلکل ٹھیک ہیں اور مبارک ہو آپ بابا بننے والے ہیں ڈاکٹر تو یہ بول کر چلی گیی تھی مگر وہ ساکت ہوا تھا پھر وہ جلدی سے اندر بڑھا جہاں اسکی زندگی تھی

وہ کمرے میں آیا تو محرم کی آنکھیں بند تھیں وہ جھکتے اسکا ماتھا چوم گیا تھا پھر اسنے محرم کے پیٹ سے شرٹ ہٹایی اور وہاں اپنے لب رکھے تھے جب اچانک محرم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا وہ سیدھا ہوا تو وہ اسے ہی دیکھ رہے تھی یلدزا اسکو ہد میں بھینچ گیا تھا

محرم میں مر جاتا اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو وہ تڑپ کر بول گیا جبکہ محرم مسکرایی تھی پھر اسنے یلدز کے گال پر لب رکھے تھے جبکہ یلدزا سے ہد میں بھینچ گیا تھا

پھر وہ سیدھا ہوااور محرم کو دیکھتا بولا تھاشکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے میرے حالی پن کو پورا کرنے کے لیے میری زندگی کو مکمل کرنے کے لیےاور مجھے بے بی دینے کے لیے۔۔۔جبکہ محرم آحری بات پر حیران ہوئی تھی۔۔بے بی؟ یلدزاسکودیکھ کر مسکرایاتھایس مایے گرل ہم ماما بابا بننے والے ہیں جبکہ محرم کی چیخ نکلی تھی وہ یلدز کے سینے میں چہرا چھپا گئی تھی وہ مسکرایااور اسے ہد میں بھینچ گیا تھا

*

صالحہ اور سارک کی تولڑایاں ہی حتم نہ ہوتیں تھیں بچے انکی لڑایوں سے بہت تنگ تھے انہیں ایک کیوٹ سا نیو بے بی چاہیے تھااور انکے پیرنٹس ہر وقت لڑتے رہتے تھے مگر پھر ان لوگوں نے پلین بنایاان دونوں کو کمرے میں بند کردیا 😂😂😂 تا کہ ان لوگوں کو بے بی مل سکے۔۔۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959